سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

جمعرات،8۔جون2017

(یوم الخمیس،12۔رمضان المبارک1438ھ)

سولھویں اسمبلی: تیسواں اجلاس

جلد 30: شمارہ 5

273

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ8۔جون2017

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبولﷺ

سرکاری کارروائی

بحث

"سالانہ بجٹ برائے سال18-2017پر عام بحث"

275

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا تیسواں اجلاس

جمعرات، 8-جون 2017

(یوم الخمیس، 12- رمضان المبارک 1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 55 منٹ پر زیر صدارت جناب قائم مقام سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ
فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖ ۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾

سورة إبراهيم آيت 32

اللہ ہی تو ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور آسمان سے مینہ برسایا پھر اس سے تمہارے کھانے کے لئے پھل پیدا کئے اور کشتیوں (اور جہازوں) کو تمہارے زیر فرمان کیا تاکہ دریا (اور سمندر) میں اس کے حکم سے چلیں اور نہروں کو بھی تمہارے زیر فرمان کیا (32)

وماعلینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دِل ٹھکانہ مرے حضور کا ہے
جلوہ خانہ مرے حضور کا ہے
ہر زمانے کی آپ ہیں رَحمت
ہر زمانہ مرے حضور کا ہے
ہر خزانے کے آپ ہیں مختار
ہر خزانہ مرے حضور کا ہے
جس پہ اُتری ہے آیۂ تطہیر
وہ گھرانہ مرے حضور کا ہے
ذکر شامل نماز میں خالدؔ
پنجگانہ میرے حضور کا ہے

سرکاری کارروائی

بجٹ

سالانہ بجٹ برائے سال 18-2017 پر عام بحث

(۔۔۔جاری)

جناب قائم مقام سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ سالانہ بجٹ برائے سال 18-2017 پر بحث کا آج آخری دن ہے۔ واضح رہے کہ گزشتہ تین ایام کے دوران 46 معزز ممبران تقاریر کر چکے ہیں آج کے دن کے لئے میرے پاس 47 معزز ممبران کی فہرست موجود ہے لہٰذا گزارش یہ ہے کہ مختصر وقت میں اپنی بات مکمل کر لیں اور آج وزیر خزانہ بحث کو wind up کریں گی۔ جی، پہلا نام مخدوم ہاشم جواں بخت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد یعقوب ندیم سیٹھی!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ تمکین اختر نیازی!

محترمہ تمکین اختر نیازی: جناب سپیکر! شکریہ۔ ہماری نہایت ہی قابل محترمہ وزیر خزانہ نے 1970.7 بلین روپے کا بجٹ پیش کیا وہ اس پر تحسین کے قابل ہیں۔ یہ بجٹ وزیر اعلیٰ کے وژن کے مطابق ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ یہ صوبہ معاشی طور پر محفوظ، فعال اور خوشحال ہو اور اس صوبہ کے لوگوں کی صلاحیتوں کے مطابق اُن کی ذات کی تکمیل ہو۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر وزیر اعلیٰ کی ترقیاتی حکمت عملی اور احسن حکمرانی کا ذکر ضرور کروں گی۔ سوشل سیکٹر کی ڈویلپمنٹ اُن کی اوّلین ترجیحات میں سے ہے جن میں تعلیم، صحت، واٹر سپلائی، سینی ٹیشن، عورت کی uplift اور سوشل ویلفیئر کے لئے بھی 201 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ تعلیم کے لئے 345 بلین روپے رکھے گئے ہیں اور ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز بنا کر اُن کا نفاذ عمل میں آیا ہے۔ تعلیم کے نظام کو بہتر بنانے کے لئے "پڑھو پنجاب، بڑھو پنجاب" انتہائی انقلابی پروگرام ہے اُس کو جاری رکھا جائے گا اور آپ کو جلد ہی اس کے positive effects نظر آئیں گے۔ غریب بچوں کو تعلیم کی طرف لگانا، دانش سکولوں کو encourage کرنا، لیپ ٹاپ کی تقسیم اور ہر سطح پر مختلف سکالرشپ کی ادائیگی سے positive activities چل رہی ہیں اور جلد ہی واضح ہو جائے گا کہ ہماری تعلیم کس روش پر چل رہی ہے۔ اسلام خواتین کو جو مقام دیتا ہے اُس کے لئے کوششیں کی جا رہی ہیں کہ عورت کی uplift کے اوپر کام کیا جائے اور اقلیتوں کے تحفظ اور مساوات کو یقینی بنایا جائے۔ پینے

کے صاف پانی کے لئے 5.70 بلین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اسی طرح محکمہ صحت کو totally release کر دیا گیا ہے اور ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز بنائی گئی ہیں اور آپ کو ان کی کارکردگی کے حوالے سے بہت جلد اچھے نتائج سامنے آئیں گے۔ ہمیں زراعت کے حوالے سے بھی بہت positive چیزیں نظر آ رہی ہیں کہ کسانوں کو 200۔ارب روپے کا package دیا گیا ہے اُس سے بہت بہتری نظر آ رہی ہے۔ اسی طرح اریگیشن، لائیو سٹاک، فارسٹری، فشریز اور ایگری inputs کے اوپر جو subsidies دی گئی ہیں وہ قابل ذکر ہیں۔ یہ بات قابل فخر ہے کہ دس سال میں پہلی مرتبہ rate of development 5.28 پر پہنچا ہے اور اس میں صوبہ پنجاب کی زراعت کا role شامل ہے۔ حکومت پنجاب نے 665 بلین روپے ترقیاتی فنڈ رکھا ہے اور sustainable ڈویلپمنٹ کا ایک جامع پلان بنایا ہے جس میں توانائی کے بحران کا خاتمہ، صحت، تعلیم اور دہشت گردی سے نجات حاصل کرنے کو سامنے رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے ضلع میانوالی کے حوالے سے ایک request کرنا چاہوں گی کہ اس ضلع میں معدنیات بہت زیادہ ہیں تو اگر nature of industries define کر دی جائے اور وہاں کی نوجوان نسل کو تربیت دے کر وہاں پر نوکریاں دلوائی جائیں تو دیہات سے شہروں کی طرف جو migration ہو رہی ہے وہ بھی کم ہو جائے گی اور لوگوں کو روزگار بھی مل جائے گا۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب ابو حفص محمد غیاث الدین!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! شکریہ

نحمدہ و نصلی و نصلم علی رسولہ الکریمo
اما بعد فعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمo
بسم اللہ الرحمٰن الرحیمo
و تعزروہو توقروo صدق اللہ مولانا العظیمo

اللہ کی اور اُس کے پیارے رسول کی عزت کرو اور اُن کی توقیر کرو۔

جناب سپیکر! 18–2017 کے بجٹ کے متعلق اس معزز ایوان کے ممبران اپنا اظہار خیال کر رہے ہیں۔ میں آج بجٹ سے ہٹ کر 2۔ جون، رمضان المبارک اور جمعہ کے دن محترمہ وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر کے دوران چند ممبران اسمبلی کی جانب سے جو مظاہرہ کیا گیا میں اُس کے متعلق بجٹ پر کم اور ادب پر کچھ زیادہ اظہار خیال کرنا چاہتا ہوں۔ اُس دن بجٹ تقریر پھاڑی گئیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: مولانا صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں، ادب پر کسی اور دن بات کر لیجئے گا۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! دین کا ادنیٰ سا خادم ہونے کے ناتے میرا حق بنتا ہے کہ میں یہ عرض کروں کہ آٹھ مرتبہ اللہ تعالیٰ کا نام بجٹ تقریر میں درج ہے۔ پہلے تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھا ہوا ہے اور یہ قرآن کریم کی آیت ہے، پھر الحمد للہ، پھر انشاء اللہ۔ اس میں بار بار اللہ تعالیٰ کا نام آیا ہے اور یہاں پر اس بجٹ تقریر کو پھاڑ کر پاؤں کے نیچے پھینکا گیا ہے۔ میں نے کہا کہ اُس بجٹ کی کیا اہمیت ہے جس میں اللہ اور اللہ کے رسول کے نام کا ادب نہ کیا جائے۔ یہ بڑا ضروری ہے اور میں یہاں پر ایک بات عرض کروں کہ ہم کسی بچے کا نام رکھتے ہیں اور نام کے ساتھ "محمد" یا "احمد" کا لفظ سابقہ یا لاحقہ لگاتے ہیں وہ بھی ہم عزت کے طور پر رکھتے ہیں اس لئے کہ "محمد" اور "احمد" سید الانبیاء کا نامِ نامی اسم گرامی ہے۔ ہم اپنے نام کے ساتھ سابقہ یا لاحقہ اس لئے لگاتے ہیں کہ نام میں برکت ہو جائے۔ ہمارے وزیر اعظم اور ہمارے وزیر اعلیٰ کے نام کے ساتھ "محمد" کا لفظ بار بار یہاں پر آیا ہے وہ بھی پھاڑ کر یہاں پر پھینکا گیا ہے۔ اللہ کے نام کی بھی توہین کی گئی ہے جبکہ قرآن کے اندر یہ موجود ہے کہ اللہ کے نام کا ادب کرو اور اللہ کے نام کی عزت کرو۔ کیا یہ ایوان اسلامی ایوان نہیں ہے۔ یہاں آٹھ مرتبہ اللہ کا نام آیا ہے؟

جناب سپیکر! میں ادب سے عرض کر دوں کہ اس نام کے علاوہ اس دن رمضان المبارک اور یوم جمعہ تھا۔ یہ بھی خیال نہ کیا گیا کہ ایک صنف نازک بجٹ پیش کر رہی ہے ان کا خیال بھی نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! ہمارے ملک کے قومی نشان، ہمارے علَم یا ہمارے جھنڈے کی کوئی توہین کرے تو وہ قانون پاکستان کے تحت مجرم گردانا جاتا ہے۔ بانی پاکستان کی اگر کوئی توہین کرے تو قانون پاکستان کے تحت وہ مجرم گردانا جاتا ہے تو جس نے ساری کائنات کو بنایا ہے اور جس کے لئے ساری کائنات کو بنایا گیا ہے اگر ان کے نام کی توہین کی جائے تو پھر ان کے متعلق کیا کہا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں ایک دو واقعات جلدی سے عرض کرتا ہوں۔ بجٹ کے متعلق معزز ممبران نے اظہار خیال کیا تو کسی نے کہا کہ بجٹ متوازن ہے، کسی نے غیر متوازن کہا اور کسی نے کہا کہ بُرا بجٹ ہے کسی نے کہا کہ نہیں ہے۔ یہ اپنی اپنی رائے ہے لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ بجٹ کی اہمیت تب ہے کہ جب سید الانبیاء کی عزت محفوظ ہے۔ اگر کوئی عزت نہیں کرتا تو پھر کیا ہے کہ یہ ملک انہی کے نام پر بنا ہے۔ اگر انہی کے نام کا ایوان میں ادب نہ کیا جائے گا تو پھر یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ روحانیت کے بہت بڑے بادشاہ گزرے ہیں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے پیر و مرشد ہیں۔ انہوں نے راہ چلتے ہوئے دیکھا کہ ایک شرابی شراب پی رہا تھا اور مہ نوش کرتے ہوئے جو واقعہ اس کے ذہن میں آ جائے تو وہ اسی کا نشے کی حالت میں ذکر کرتا ہے۔ وہ نشے کی

حالت میں اللہ اللہ کہہ رہا تھا حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ کا گزر ہوا کہا کہ شراب کی حالت میں منہ ناپاک ہے پاک نام لینا ٹھیک نہیں ہے۔ انہوں نے پانی منگوایا اور اس کا منہ دھو دیا۔ رات کو جب حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ سوئے تو خواب میں دیدار ہو گیا کہا کہ سری تو نے میرے نام کا ادب کیا ہے۔ میں نے تیری وجہ سے اس کا دل دھو دیا ہے۔ تہجد کی نماز ادا کرنے گئے تو اس شرابی کو وہاں دیکھا تو اس سے پوچھا کہ یہ تغیّر کیسے ہے۔ اس نے کہا کہ سری خواب پر یقین نہیں آیا۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ کا نام اتنا معزز ہے کہ جس نے ساری کائنات کو بنایا ہے۔ یہاں کاپیاں پھاڑ پھاڑ کر پیروں میں پھینکی گئیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ مولانا صاحب! چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)!

جناب ابوحفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! آج وزیراعلیٰ کی کوششوں کی وجہ سے آج پاکستان میں سرمایہ کار فخر سے سرمایہ لگانے کی سوچ رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: چودھری علی اصغر منڈا! کیا آپ نے بات نہیں کرنی؟ محترمہ راحیلہ خادم حسین!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب محمد ثاقب خورشید!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آپ ابھی تشریف رکھیں میں بعد میں آپ کو وقت دیتا ہوں۔ جناب محمد ثاقب خورشید!

جناب محمد ثاقب خورشید: جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے مجھے بجٹ پر مختصر سی گفتگو کرنے کا موقع دیا ہے۔ میں اس موقع پر وزیراعلیٰ پنجاب خادم پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے اتنا بھاری بھر کم بجٹ پیش کیا۔ یہ بجٹ یقیناً تاریخی بجٹ ہے۔ حکومتوں کے فرائض میں شامل ہوتا ہے کہ وہ عوام الناس کی تعلیم، صحت اور روزگار کا خاص خیال کرے۔ موجودہ بجٹ میں الحمدللہ تمام سیکٹرز پر بھرپور توجہ دی گئی ہے۔ اس کو ایک ترقیاتی اور متوازن بجٹ قرار دیا جاتا ہے۔ میں اپنے جتنے بھی فاضل ممبران سے ملا ہوں الحمدللہ سارے happy ہیں کہ انہوں نے ترقیاتی سکیموں کے سلسلہ میں جو سکیمیں اپنی حکومت کو پیش کی تھیں وہ happy

بجٹ میں reflect ہوئی ہیں۔ انشاء اللہ یہ ترقیاتی سکیمیں اپنا ثمر دکھائیں گی تو 2018 میں اپوزیشن کو پتا چل جائے گا کہ بجٹ 18-2017 ترقیاتی بجٹ تھا۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے محترمہ وزیر خزانہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ میں نے ان سے دو تین دفعہ گزارش کی تھی کہ 2015 میں وزیر اعلیٰ پنجاب نے وہاڑی میں بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کے سب کیمپس کا اعلان کیا تھا۔ وہاں چار مضامین کی کلاسز شروع ہیں ایک ہزار طلباء وطالبات پڑھ رہے ہیں لیکن ان کو اس بجٹ میں بلڈنگ بنانے کے لئے فنڈز مختص نہیں کئے گئے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی کے سب کیمپس کے لئے جو تین مربع کی اراضی ہم نے قبضہ گروپ سے چھڑوا کر ریونیو بورڈ سے مختص کرائی تھی اس پر جلد از جلد بلڈنگ بنانے کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔

جناب سپیکر! اسی طرح زراعت کے شعبہ میں بہت اچھے انقلابی اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ کسانوں کو کھادوں اور ادویات میں سبسڈی دی گئی ہے۔ جنرل سیلز ٹیکس کی معافی سے بھی کسانوں کی حوصلہ افزائی ہوئی ہے۔ ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف جس ولولہ انگیز قائدانہ صلاحیتوں سے کام کر رہے ہیں۔ ہم اس پر انہیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایک دو تجاویز دینا چاہتا ہوں کہ سکول ایجوکیشن کے لئے جو سکول مینجمنٹ کمیٹیاں بنائی گئی ہیں ان کو بااختیار کیا جائے اور ضرورت پڑنے پر انہیں سکولوں میں سکیورٹی گارڈ یا دیگر چھوٹے ملازمین رکھنے کی اجازت دی جائے تاکہ سکولوں میں missing facilities پوری ہو سکیں۔

جناب سپیکر! بے روزگاری کے خاتمہ کے لئے حکومت پنجاب کافی سالوں سے گرین گاڑیاں بلاسود دے رہی ہے۔ یہ قابل تحسین اقدام ہے۔ 50 ہزار گاڑیوں کے لئے اس بجٹ میں بھی فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ میری آپ کے توسط سے محترمہ وزیر خزانہ سے درخواست ہے کہ بے روزگاری کے خاتمے کے لئے فوری روزگار فراہم کرنے کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ سید حسنین جہانیاں گردیزی تحاریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، سید حسنین جہانیاں گردیزی!

تحاریک استحقاق برائے سال 2013-14، 2015-16 اور 2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

سید حسنین جہانیاں گردیزی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 1 اور 12 بابت سال 2013، 20 اور 31 بابت سال 2014، 5،14،18،19 اور 20 بابت سال 2015، 18،20،32،33،35،38 اور 39 بابت سال 2016، 2،3،4،5 اور 6 بابت سال 2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 20۔جون 2017 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 1 اور 12 بابت سال 2013، 20 اور 31 بابت سال 2014، 5،14،18،19 اور 20 بابت سال 2015، 18،20،32،33،35،38 اور 39 بابت سال 2016، 2،3،4،5 اور 6 بابت سال 2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 20۔جون 2017 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 1 اور 12 بابت سال 2013، 20 اور 31 بابت سال 2014، 5،14،18،19 اور 20 بابت سال 2015، 18،20،32،33،35،38 اور 39 بابت سال 2016، 2،3،4،5 اور 6 بابت سال 2017 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 20۔جون 2017 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب میاں ممتاز احمد مہاروی مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں لہٰذا میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 4، 2477، 3254، 6950، 6960، 7995 اور غیر نشان زدہ سوالات نمبر 407، 596، 718 اور 1245 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں ممتاز احمد مہاروی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Starred Questions No. 4, 2477, 3254, 6950, 6960, 7995;
2. Unstarred Questions No. 407, 596, 718, 1245

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Starred Questions No. 4, 2477, 3254, 6950, 6960, 7995;
2. Unstarred Questions No. 407, 596, 718, 1245

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. Starred Questions No. 4, 2477, 3254, 6950, 6960, 7995;
2. Unstarred Questions No. 407, 596, 718, 1245

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب قائم مقام سپیکر: اب باؤ اختر علی مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں لہٰذا میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 7108، 7109، 7122 اور 7124 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Starred Questions No. 7108 and 7109, asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)
2. Starred Question No. 7122, asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)
3. Starred Question No. 7124, asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 20۔جون 2017 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

1. Starred Questions No. 7108 and 7109, asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)
2. Starred Question No. 7122, asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)
3. Starred Question No. 7124, asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 20۔جون 2017 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

1. Starred Questions No. 7108 and 7109, asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)
2. Starred Question No. 7122, asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)
3. Starred Question No. 7124, asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 20۔جون 2017 سے دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

سالانہ بجٹ برائے سال 18-2017 پر عام بحث

(---جاری)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ)!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آج آپ بہت غصے میں لگ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صلی علی سیدنا محمد و علیٰ آلہ سیدنا محمد و علیٰ آلہ سیدنا و مولانا محمد و بارک وسلم وصلی علیہ۔

خیمہ افلاک کا استادہ اسی نام سے ہے
نبض ہستی تپش آمادہ اسی نام سے ہے

جناب سپیکر! میں اپنی معروضات اور تجاویز دینے سے پہلے اس پنجاب اسمبلی کے معزز ایوان کے سامنے کھڑا ہو کر پوری امت مسلمہ کو گواہ بنا کر آپ سے ایک مطالبہ کروں گا کہ اگر کوئی شخص رسول عربی محسن انسانیت کے نام کی نعوذ باللہ توہین کرے گا تو پھر بطورcustodianآپ سیکرٹری اسمبلی کو یہ directionدیں اور میری یہ بات ریکارڈ پر موجود رہے گی اور میں اس کو بھرپور طریقے سےassist کرتا رہوں گا اگر آپ کارروائی نہیں کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ نبی مکرم کے جوڑوں کی خاک پاک کے صدقے میں خود اس پر استغاثہ لے کر آؤں گا تو جنہوں نے سرکار دوعالم کے نام، قرآنی آیات اور اللہ پاک کے پاک ناموں کی نعوذ باللہ توہین کی ہے ان کے خلاف فوجداری مقدمہ زیر دفعہ 295(C) درج کرنے کا تحرک کیا جائے اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آج پوری امت مسلمہ سکتے کی حالت میں ہے۔ آپ اس کی انکوائری کروائیں۔ آپ اس معزز ایوان کے کیمروں سے ریکارڈ نکلوائیں اور میڈیا کے ساتھیوں سے انکوائری کے بیانات حاصل کریں۔ آپimpartialانکوائری کروائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ہائیکورٹ کے زیر عتاب کسیHonorable Honest Judgeسے انکوائری کروائیں۔ میں بجٹ کی ہی بات کر رہا ہوں۔ جب اس طرح انہوں نے پنجاب اسمبلی کےfloorپر ان اوراق کو پھاڑا جن پر سرکار دوعالم محسن انسانیت کا نام تھا جس پر اللہ کے پاک نام تھے ان اوراق کو انہوں نے پھاڑ کر پاؤں کے نیچے روندا اور بار بار جن پر متبرک نام تھے ان اوراق کو پھاڑا تب ان کو بجٹ کی بات یاد نہیں آئی اور آج یہ بجٹ کے ٹھیکیدار بنے بیٹھے ہیں۔ میں آپ کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ جو یہودی لابی کے ایجنٹ ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کے یہ چھوٹے ایجنٹ ہیں۔ افسوس کا مقام ہے کہ اس ملک کو ہم ان ایجنٹوں کے ہاتھوں میں دیئے جا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آپ نے بجٹ پر بات کرنی ہے یا نہیں کرنی؟ آپ بجٹ پر بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مسلمان اور محمد عربی کا غلام ہونے کے ناتے میرا فرض ہے کہ آپ کے سامنے میں وہ نشاندہی کروں جو ان لوگوں کے دن دہاڑے امت مسلمہ کا دل دکھایا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ کیسے بجٹ کی بات کرتے ہیں؟

(اس مرحلہ پر خواتین ممبران حزب اقتدار نے
"غلام ہیں غلام ہیں رسول کے غلام ہیں" کی نعرے بازی کی)

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ لوگ خاموش رہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سرکار دو عالم کی محبت کے بغیر کسی کا ایمان مکمل ہے اور نہ ہی کسی کی شفاعت ہو گی۔ یہ وہ واحد ملک ہے جو کلمے کی بنیاد پر حاصل کیا گیا ہے اور جو محمد عربی کے نام پر حاصل کیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ منڈا صاحب! اب آپ تشریف رکھیں کیونکہ آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اب محترمہ راحیلہ خادم حسین!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اب ڈاکٹر نجمہ افضل خان اپنی بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں بھی حکومتی ممبر ہوں آپ نے مجھے آرڈر دیا ہے لیکن میں آپ کے آرڈر کو تسلیم کرتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: منڈا صاحب! اس پر انشاء اللہ بات کریں گے۔ ڈاکٹر صاحبہ! آپ اپنی بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں اس گستاخانہ روّیے کے خلاف واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر پارلیمانی سیکرٹری ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ) واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: جناب شیر علی صاحب ذرا منڈا صاحب کو منا کر لائیں۔

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ میں پہلی مرتبہ پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا ترقیاتی بجٹ پیش کرنے پر وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور پنجاب حکومت کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور تمام ممبران اسمبلی کو مبارکباد دیتی ہوں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! خبردار، کوئی بھی رسول اکرم کی شان میں گستاخی نہ کرے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! یہ بجٹ جنوبی پنجاب کی بہتری اور کسانوں کی فلاح و بہبود کا ضامن ہوگا۔ پنجاب کابینہ نے بجٹ کی تیاری اور منصوبہ بندی میں جو محنت کی ہے وہ قابل تعریف ہے۔ یہ بجٹ متوازن بجٹ ہے اور اس میں ڈویلپمنٹ کا خوبصورت تصور پیش کیا ہے۔ 635۔ارب روپے کے نئے ترقیاتی منصوبے ہر شعبہ جات میں بہتری اور بڑی تبدیلی کی نوید ہیں۔ ترقیاتی بجٹ پچھلے مالی سال سے 15 فیصد زیادہ ہے۔ بجٹ کا تقریباً 60 فیصد حصہ تعلیم، صحت، زراعت اور امن و امان کے لئے مختص ہے۔ ان تمام شعبوں میں پنجاب دوسرے صوبوں سے پہلے ہی بہت آگے ہے اور اب اس میں مزید بہتری آنے کا امکان ہے اور انشاء اللہ یہ بجٹ عوام کے لئے خوشخبریاں لے کر آئے گا۔ پینے کے صاف پانی کی فراہمی کے لئے اربوں روپے کے فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ سماجی شعبے کی بہتری کے لئے بے مثال اقدامات کی تجاویز دی گئی ہیں۔ نئے مالی سال کے بجٹ میں بھی کسان بھائیوں کے لئے فقید المثال package دیا گیا ہے۔ جنوبی پنجاب جس کی آبادی 31 فیصد ہے ان کو 35 فیصد بجٹ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! یہ میاں محمد شہباز شریف کا عظیم کارنامہ ہے اوران لوگوں کے منہ پر تھپڑ ہے جو کہتے ہیں کہ جنوبی پنجاب کو کچھ حصہ نہیں مل رہا۔ یہ تمام علاقوں کی متوازن ترقی کا آئینہ دار ہوگا۔ صحت عامہ کے لئے مجموعی بجٹ 263- ارب 22 کروڑ روپیہ رکھا گیا ہے جو کہ انشاء اللہ بہتری کی طرف جائے گا۔ پرائمری ہیلتھ کیئر اب الگ ہے جس کے لئے 112- ارب روپے مختص کئے گئے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ اس میں یقیناً اب بہت بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہیلتھ اتھارٹیز کے لئے 73- ارب 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ خوش آئند اور قابل تعریف ہے۔ DHQs, THQs اور BHUs کی بہتری کے لئے بھی بجٹ میں خصوصی پروگرام مرتب کئے گئے ہیں۔ موبائل ہیلتھ یونٹس کی فراہمی بھی حکومت کا احسن اقدام ہے۔ زچہ بچہ سنٹرز میں Kangaroo Mother Care Units بنانے چاہئیں اور ان پر تھوڑا بجٹ درکار ہے لیکن نتائج بہت اچھے ہوں گے۔ BHUs اور RHCs میں 24 گھنٹے کی Emergency Obstetric Care کو یقینی بنایا جائے تاکہ زچگی کے دوران ماؤں کی شرح اموات میں کمی آجائے۔

(اس مرحلہ پر پارلیمانی سیکرٹری برائے ایس اینڈ جی اے ڈی (چودھری اصغر علی منڈا، ایڈووکیٹ) واپس ایوان میں تشریف لائے)

جناب سپیکر! اس کے علاوہ بڑھتی ہوئی آبادی ہمارے لئے بہت بڑا چیلنج ہے۔ بچوں کے درمیان تین سال کے وقفہ کے لئے بھرپور campaign کے لئے بجٹ مختص کیا جائے اور تمام اضلاع میں reversible long term Contraceptive Implant Insertion Training Programme شروع کیا جانا چاہئے۔ عوام کو سرکاری ہسپتالوں میں معیاری مفت ادویات کی فراہمی اور ایمبولینس سروس کی فراہمی نہایت احسن اقدام ہے۔ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن کا کردار بھی نہایت اہم ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! Wind up کریں۔

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ فیصل آباد میں آنکھوں کا ہسپتال ناگزیر ہے اور فیصل آباد میں 400 بیڈز پر مشتمل ٹراما سنٹر وقت کی اہم ضرورت ہے۔ صوبہ پنجاب میں میاں محمد شہباز شریف نے پچھلے سال کسان package دیا جس کی وجہ سے زراعت کی ترقی میں پیشرفت ہوئی۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! زراعت کی ترقی میں خادم پنجاب رورل روڈز پروگرام کا بھی اہم کردار ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! بہت شکریہ۔ آپ اپنی تجاویز وزیر خزانہ کو دے دیں۔ جناب علی سلمان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ جناب احمد خان بھچر!

جناب احمد خان بھچر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ پانچ منٹ تھوڑے ہوں گے لہٰذا آپ kindly مجھے کچھ ٹائم دیجئے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بھچر صاحب! ابھی 47 لوگوں کی لسٹ ہے لہٰذا آپ خود ہی دیکھ لیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! مولانا صاحب جتنا ٹائم مجھے دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! شکریہ۔ 1970۔ارب روپے کا جو بجٹ پیش ہوا ہے اس کے جب میں contents میں جاؤں تو اس میں مجھے سوائے اس کے کہ "کھودا پہاڑ نکلا چوہا" اور کچھ نظر نہیں آیا۔ میں sum-up جلدی کروں گا لیکن آپ کو point wise بتاؤں گا۔ سب سے پہلے میں میٹرو ٹرین پر بات کروں گا اور اس کا comparison ایجوکیشن سے کروں گا۔ میٹرو ٹرین کے لئے 93۔ارب روپیہ رکھا گیا ہے جبکہ تعلیم کے لئے 40۔ارب روپیہ رکھا گیا ہے لہٰذا آپ comparison دیکھ لیں کہ ہماری بنیادی ضرورت کیا میٹرو ٹرین ہے یا بچوں کی تعلیم ہے؟ (قطع کلامیاں)

MR ACTING SPEAKER: No cross talks.

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پچھلے بجٹ میں زراعت کے لئے 20۔ارب روپے رکھے گئے جس میں سے صرف 7۔ارب روپے خرچ ہوئے جو کہ اس کا 35 فیصد بنتا ہے۔ جب 1947 میں پاکستان بنا تھا تو پنجاب وہ صوبہ ہے جس کا اُس وقت ایگریکلچر میں growth rate 48 percent تھا جو اس وقت 21 فیصد پر آ گیا ہے۔ اس سال تھوڑی بہت بہتری ہوئی ہے لیکن یہ ہمارے لئے شرمناک بات ہے کہ agriculture based صوبہ ہونے کے باوجود 48 سے 21 فیصد پر آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں یہ عرض کروں گا کہ ایگریکلچر کے بعد جس base پر آپ اس وقت یہاں absolute majority کے ساتھ موجود ہیں وہ energy based ہے جس پر آپ نے ووٹ لئے تھے۔ پچھلے بجٹ میں آپ نے 10۔ارب روپیہ رکھا ہے لیکن صرف 3۔ارب روپیہ خرچ ہوا

ہے تو ہم اس پر کیا کہیں اور کیا ہمارے پورے صوبے میں بجلی مکمل ہو گئی ہے؟ آپ 2013 میں energy base پر ووٹ لے کر ادھر آئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس پر صرف اتنا عرض کروں گا کہ قول وفعل میں اتنا تضاد ہے کہ ایجوکیشن سیکٹر میں پچھلی دفعہ اسی معزز ایوان میں 36 ہزار کمروں کا اعلان ہوا تھا لہٰذا مجھے یہ بتایا جائے کہ کیا پورے پنجاب میں پرائمری ایجوکیشن کے 36 ہزار کمرے بن چکے ہیں اور کدھر بنے ہیں؟ اس کے علاوہ پینے کے صاف پانی پر 30۔ارب روپیہ رکھا لیکن اس وقت ٹوٹل 2.5۔ارب روپیہ خرچ ہوا ہے کیونکہ اس کا scandal نکل آیا تھا۔ میں rural پنجاب کی بات کروں گا کیونکہ آپ بھی rural پنجاب سے ہیں اور میرے ایوان کی majority بھی rural پنجاب سے ہے۔ کیا ہمیں ڈگری کالجز مل چکے ہیں؟

جناب سپیکر! میں نے آج سے دو سال پہلے معزز محترمہ وزیر خزانہ سے یہ عرض کی تھی کہ آپ priority set کر دیں کیونکہ جہاں بچیوں کے ڈگری کالج ہیں کیا وہاں پر بچوں کے ڈگری کالج کی ضرورت نہیں ہے؟ کوئی ڈگری کالج subject to fund تو کوئی ڈگری کالج subject to land پڑا ہے اور ہم یہاں پر میٹرو ٹرین اور اللوں تللوں پر پیسے اڑائے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میانوالی اس وقت محرومیوں کا شکار ہے، اس ایریا میں 800 فٹ کی depth سے پانی آتا ہے اور راجن پور کا سارا ایریا بھی زمیندارہ پر ہی ہے۔ اس وقت وہاں پر لوگ صاف پانی تو کجا پینے کے پانی کے لئے بھی مر رہے ہیں۔ عیسیٰ خیل سے لے کر میانوالی تک کے درمیان میں تقریباً 2600 ٹیوب ویل ہیں جو اِس وقت بند پڑے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے بھکر کو میڈیکل کالج دینے کا اعلان کیا جو پتا نہیں بنے گا بھی یا نہیں اور ایک اٹک کو میڈیکل کالج دیا۔ ان کے درمیان چار سو کلو میٹر کا فاصلہ ہے جبکہ لاہور سے 450 کلو میٹر میانوالی کا فاصلہ ہے، کیا ہمارا حق نہیں بنتا کہ میانوالی میں ایک میڈیکل کالج بنایا جائے؟ میانوالی میں یہ حال ہے کہ جہاں پر آبادی آج سے دس بیس سال پہلے تھی وہاں پر دس گنا زیادہ آبادی بڑھ چکی ہے لیکن وہی ایک ایک پرائمری سکول ہے۔

جناب سپیکر! میانوالی سٹی میرے حلقے میں ہے تو سیوریج کے حوالے سے اِس وقت یہ پوزیشن ہے کہ میرے خیال میں آپ جائیں تو آپ کو ہر جگہ پر جوہڑ اور تالاب نظر آئیں گے۔ ڈینگی کے بارے میں وزیراعلیٰ کا ایک وژن تھا لہٰذا میانوالی میں جا کر دیکھیں تو وہاں پر اس وژن کا قتل عام ہو رہا ہے۔ اپنی پسند اور ناپسند پر ہم سے ہارے ہوئے لوگوں کو نواز رہے ہیں۔ اِس وقت پنجاب کی صورتحال اور خصوصاً ضلع میانوالی کی جو صورتحال ہے اس حوالے سے میں محترمہ وزیر خزانہ سے یہ عرض کروں گا کہ میرے

ایریا میں لڑکیوں کے دوڈگری کالج ہیں، یونین کونسل واں بھچراں اور موسیٰ خیل میں لڑکوں کے ڈگری کالج ان ہی کی گورنمنٹ نے منظور کئے تھے لیکن وہ کیوں نہیں بن رہے؟ لڑکیوں کے ڈگری کالج بن چکے ہیں لیکن لڑکوں کے نہیں بن رہے تو کیا وہاں پر کوئی بچہ پڑھنے والا نہیں ہے اور میانوالی کے حق میں کیا میڈیکل کالج نہیں ہے؟ میں پانچ سات منٹ میں صرف اتنی ہی بات کر سکتا ہوں لیکن قول وفعل کا تضاد ہے۔ جب آپ اس بجٹ کے contents میں جائیں گے تو آپ کو قول وفعل میں تضاد ہی نظر آئے گا۔ میں اس سلسلے میں اتنی بات کروں گا کہ اس قول وفعل کے تضاد کو جب تک یہ حکومت ختم نہیں کرے گی بلکہ جس حکومت کو آٹھ سال سے absolute majority حاصل ہو اور وہاں پر بھی لوگ ابھی تعلیم، صحت اور بنیادی سہولتوں سے محروم ہوں تو وہاں پر اللہ ہی حافظ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، احمد خان بھچر صاحب! بہت شکریہ

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! یہ شادیانے بجاتے رہیں اور ہم ان کی خامیوں کی نشاندہی کرتے رہیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر فرزانہ نذیر! آپ نے بجٹ پر ہی بات کرنی ہے۔ اگر آپ نے اِدھر اُدھر کی دوسری بات کی تو پھر میں آپ کا مائیک بند کروا دوں گا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! آپ کو کیسے پتا چل گیا کہ میں نے بجٹ سے ہٹ کر بات کرنی ہے لیکن آپ باقیوں کو بھی تو اجازت دے رہے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مجھے لگ رہا تھا۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی انتہائی ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر اظہارِ خیال کا موقع دیا۔ پنجاب حکومت نے اپنے قائد میاں محمد شہباز شریف کی ولولہ انگیز قیادت میں مالی سال 18-2017 کا بجٹ پیش کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ پاکستان مسلم لیگ کی عین پالیسی کے مطابق ہے جہاں پر غریبوں کا زیادہ خیال رکھا جائے گا اور ان پر کوئی بوجھ نہیں ڈالا جائے گا۔

جناب سپیکر! اس بجٹ کا مجموعی حجم 1970۔ ارب روپے ہے جو کہ پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ ہے جس کے لئے میں وزیر اعلیٰ پنجاب، وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور ان کی ٹیم کو دلی

مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ تعلیم کے لئے 345-ارب روپے، صحت کے لئے 263-ارب روپے اور ترقیاتی پروگرام کے لئے 635-ارب روپے مختص کئے گئے ہیں اور یہی ہماری ترجیحات ہیں۔

جناب سپیکر! اتنا اچھا بجٹ ہے کہ میں ہر پہلو پر بات کرنا چاہتی ہوں مگر یہاں گھنٹیاں بجنا شروع ہو جاتی ہیں تو میں مختصراً چند جو salient features ہیں وہ بتاتی ہوں کہ یہ بجٹ مکمل طور پر ٹیکس فری ہے اور عوام پر کوئی نیا ٹیکس نہیں ڈالا گیا۔ غریب لوگوں پر ٹیکسوں کا بوجھ کم کرنے کے لئے پانچ مرلہ کے گھروں کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے دیا گیا ہے۔ یہ بھی ہمارا ایک احسن قدم ہے کہ صوبے کے بے روزگار نوجوانوں کو کاروبار کے ذریعے اپنا روزگار سکیم کے تحت روزگار فراہم کرنے کے منصوبے کو فروغ دیا گیا ہے۔ 50 ہزار بے روزگار نوجوانوں کو گاڑیاں فراہم کرنے کے لئے 35-ارب روپے مختص کئے گئے ہیں تاکہ نوجوان نسل کو کسی direction پر ڈالا جائے نہ کہ انہیں سڑکوں پر لاکر بے کار کیا جائے اور ان کے مستقبل سے کھیلا جائے۔

جناب سپیکر! شعبہ صحت ایک اہم ستون ہے جو کہ ہماری priority ہے کیونکہ صحت مند افراد ہی ملک کو ترقی کی طرف لے جا سکتے ہیں۔ ہمارے پنجاب کے بجٹ میں basic health پر خصوصی توجہ دی گئی ہے اور BHU, Treasury Health Care اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز ہسپتالوں میں latest treatment کی فراہمی، ٹراما سنٹر، ہیپاٹائٹس کی treatment اور وینٹی لیٹرز کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے۔ 70-ارب روپے ڈائیلسز کے لئے مختص کئے گئے۔ یہ ایک real ہوتا ہے تاکہ door step پر مریضوں کو سہولیات فراہم کی جائیں۔

جناب سپیکر! تعلیم کے حوالے سے ہر کسی نے بتایا بھی ہے اور پڑھا بھی ہے کہ کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے مگر وہ اہم پوائنٹ جو کہ تمام صوبوں کو یکجا کرنے کے لئے اور پاکستان کو مضبوط بنانے کے لئے کیا گیا ہے وہ وزیر اعلیٰ کا وژن ہے جس سے میری مراد بلوچستان کے 300 سے زائد طلباء پنجاب یونیورسٹی میں پڑھ رہے ہیں جن کے تمام اخراجات بشمول فیس اور ہاسٹل کے اخراجات پنجاب حکومت دے رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہی سہولت سندھ، آزاد کشمیر، آزاد جموں و کشمیر، سری نگر کے طلباء کے لئے دی ہے اور یہی خیبر پختونخوا کے لئے بھی ہے۔ یہ بات اتنی زیادہ ڈھکی ہوئی تھی جسے میں آشکار کرنا چاہتی ہوں کہ یہی ایک لیڈر کا وژن ہوتا ہے۔ یہ نبی پاک کی حدیث بھی ہے کہ:

"تم میں سے بہترین وہ ہے جو خود پڑھے اور تعلیم پھیلائے۔"

یہی وزیر اعلیٰ پنجاب کا وژن ہے اسی لئے پنجاب سے ان کو trained کر کے تمام صوبوں میں بھیجا جا رہا ہے تاکہ وہ محبت کا پیغام ہر صوبے میں دیں۔ یہ سب کام ایک visionary اور مخلص قیادت ہی کر سکتی ہے۔ کل پی ٹی آئی کے ایک معزز ممبر نے اپنے لیڈر کی وطن سے محبت اور ترقی کے لئے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے۔ اب یہ فیصلہ معزز ایوان اور آپ کریں گے۔ رات دن محنت کرنے والا لیڈر، اپنے وطن پر آرام و سکون قربان کرنے والا لیڈر اور سی پیک جیسے منصوبے مکمل کرنے والا لیڈر مخلص ہے یا برطانیہ میں میئر کے الیکشن میں اپنی سابقہ بیوی جمائما کے بھائی کو promote کرنے والا ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے
"جناب سپیکر! دیکھ لیں" کی آوازیں)

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ محترمہ! بجٹ پر بات کریں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! عوام اب ان لوگوں کے ہاتھوں بے وقوف نہیں بنے گی۔ یہ میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف ہی ہیں جو کہ اونچی پرواز کرتے ہیں اور وطن کو ترقی کی شاہراہ پر گامزن کر رہے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ جی، محترمہ میری گل!

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! چودھری پرویز الٰہی کے دور میں محترمہ میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف کے خلاف تقریر کیا کرتی تھیں اور ریکارڈ نکلوا کر دیکھ لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں۔ نہیں۔ جی، محترمہ میری گل!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! مجھے ایک شعر سنانے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ تشریف رکھیں۔ محترمہ میری گل!

(اذان ظہر)

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! مجھے صرف ایک شعر سنا لینے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، نہیں۔ میں نے floor میری گل صاحبہ کو دے دیا ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ میری گل: جناب سپیکر! اس شور میں بات کرنا مشکل ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال! آپ لوگوں نے بھی تقریر کرنی ہے تو پھر آپ کو بھی ایسا ہی ماحول ملے گا۔ پھر آپ کو بھی کوئی بولنے نہیں دے گا اس لئے ایسا نہ کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے
"یہ بھی میاں محمد شہباز شریف اور میاں محمد نواز شریف کے قدموں میں
بیٹھ کر ٹکٹ لینے کی کوشش کرتے تھے" کی آوازیں)

(شور و غل)

جناب قائم مقام سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ نہیں۔ ڈاکٹر صاحبہ تشریف رکھیں۔ اپنی اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! میں ایک شعر سنانا چاہتی ہوں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! شعر پھر کسی وقت سنا لینا۔ اب میں نے floor محترمہ میری گل کو دے دیا ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ میری گل: جناب سپیکر! 18۔جون 1947 کو بانی پاکستان قائد اعظم محمد علی جناحؒ نے مسیحی ارکان سے ملاقات کے دوران کہا کہ "آپ پاکستان کے حق میں آواز بلند کریں اور پنجاب کی اقلیتوں کو بدلنے کی کوشش کریں۔ پنجاب کے مسیحیوں کی حمایت سے پاکستان نزدیک ترین آ جائے گا۔ اس وقت جبکہ ہم ابھی پاکستان کے لئے لڑ رہے ہیں اور کروڑوں انسانوں کا خیال ہے کہ ہم ناکام ہیں۔ اگر آپ نے ہمارا ساتھ دیا تو یہ بات مسلمانوں کے دل میں نسل در نسل یاد رہے گی اور مسیحی اقلیت جو ویسے بھی اہل کتاب ہے، ہمارے نزدیک ایک خاص رشتے میں منسلک ہو جائے گی۔"

جناب سپیکر! لیکن بد قسمتی سے صرف ایک ہی سال کے بعد 22۔مارچ 1948 کو دیوان بہادر ایس پی سنگھا صاحب جو اسی پنجاب اسمبلی کے ایک ممبر تھے، کو اسی on the floor of the House یہ کہنا پڑا کہ "اسلام کا عدل میں کہتا ہوں عدل نہیں بلکہ عدل پر احسان ہے۔ چنانچہ اسی بھروسے پر ہم پاکستانی بنے اور آپ کے ساتھ شامل ہو گئے مگر جو روّیہ دیکھ رہا ہوں بیان کرنے سے دل دکھتا ہے۔ یہ اسلام جو آج کل ہمیں نظر آتا ہے تو یہ سیاسی اسلام ہے جسے ہم سمجھنے سے قاصر ہیں"۔

جناب سپیکر! آج 70 سال گزر جانے کے بعد بھی پنجاب اسمبلی کے اس ایوان میں میرا دل یہ کہتے ہوئے دکھ رہا ہے کہ ابھی یکم جون 2017 کو پاکستانیوں اور خصوصا پاکستانی مسیحیوں کے لئے ایک انتہائی اذیت ناک اور انسانیت سوز واقعہ کے بعد اس بات کو تسلیم کرنا اور بیان کرنا مشکل ہے۔ عمر کوٹ کا ایک سینٹری ورکر جو روٹین کے مطابق ایک سیور میں اُس کی unblocking کے لئے جاتا ہے اور جب وہ چند لمحوں کے بعد واپس نہیں آتا تو اُس کا سینٹری سپر وائزر عرفان مسیح اُسی سیور میں جاتا ہے جب اُس کو بے ہوشی کی حالت میں دیکھتا تو وہ اور اُس کے باقی ماتحت اُس کو نکالتے ہیں اور اُسے ایک سول ہسپتال میں لے جاتے ہیں لیکن وہاں پر ڈاکٹر جو کہ روزے کی حالت میں تھے انہوں نے یہ فرمایا کہ میں اس شخص کو ہاتھ نہیں لگا سکتا میرا روزہ ٹوٹ جائے گا۔ اُس ڈاکٹر کی غفلت کے باعث عرفان مسیح کو جان سے ہاتھ دھونا پڑا لیکن یہ اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ نہیں ہے اور وہ سندھ کی بجائے لاہور جو میٹروپولیٹن ہے یہاں پر 2012 کی ایک رپورٹ کے مطابق کوئی 70 کے قریب سیور مین اس انسانیت سوز اور ایک ہتک آمیز اس پیشے سے منسلک ہوتے ہوئے گٹر میں جان سے ہاتھ دھو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ صرف 2012 کے بعد اگر آج کی جو لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی ہے اُس کے حالیہ اعدو شمار کے مطابق اب تک 250 کے قریب صرف لاہور جیسے شہر میں جہاں پر باقی تمام پنجاب کی نسبت بہتر سہولیات اور اُن کے لئے safety measures موجود ہیں ان سینٹری ورکرز کو نا تو اُن کی اپنی کمیونٹی own کرتی ہے اور جن کی تعداد پاکستان کے تمام metropolitans میں مسیحی ہونے کے باعث 80 فیصد ہے اُن کو اُن کی کمیونٹی اور اکثریتی لوگوں کی طرف سے انتہائی ہتک آمیزی اور حقارت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتی اس کی وجہ مذہب ہے اس کی وجہ بلاشبہ ہماری ذات پات کا نظام جس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ہم مسیح پاکستان میں آئے تھے بد قسمتی سے اس سے چھٹکارا نہیں حاصل کر سکے اور اسلام کا عدل کا اور مساوات کا جو ہمیں وعدہ دیا گیا تھا اُس پر ہم پورا نہیں اُتر سکے۔

جناب سپیکر! میری آج اس ایوان میں ان لوگوں کے لئے ان سینٹری ورکرز کے لئے تمام لوگوں سے اپیل ہے ،اس ایوان سے اپیل ہے، منسٹر فنانس سے اپیل ہے کہ جہاں پر ہم نے sanitation کی مد میں اربوں روپے مختص کئے ہیں، جن لوگوں نے اس sanitation کے میکنزم کو implement کرنا ہے ان سینٹری ورکرز کے لئے ان کی safety equipments اُن کو provide

کرنے کے لئے خصوصی رقم مختص کی جائے۔یہ ہمارے لئے، پاکستان کے لئے، اس اسلامی مملکت کے لئے ایک انتہائی شرمناک بات ہے جو بیرون ممالک میں اس بات کو مذہب سے جوڑا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس بات کو categorically deny کرتی ہوں کہ یقیناً اس کا تعلق مذہب سے نہیں ہے لیکن ہم ایسے معاشرے میں رہتے ہوئے جہاں آج بھی ذات پات کو خصوصی اہمیت دی جاتی ہے اس طبقے کو جس کو مختلف ہتک آمیز ناموں سے پکارا جاتا ہے ان کے لئے بجٹ میں خصوصی رقم مختص کی جائے لاہور اور فیصل آباد کے علاوہ پنجاب کے باقی شہروں میں بھی اُن کو safety equipments کی مد میں اُن کی haphazardness health کے لئے، یہ جو واقعات ہیں اُن کی روک تھام کے لئے خصوصی اقدامات کئے جائے یہ پاکستان کے شہری ہیں، پاکستان کا آئین ان کو برابر کے شہری تسلیم کرتا ہے اور ان کے صرف اس پیشے کی وجہ سے ان کے ساتھ یہ ہتک آمیز سلوک کی جتنی بھی غیر حوصلہ افزائی کی جائے کم ہے اور اگر ہم چاہتے ہیں کہ واقعی پنجاب میں sanitation لوگوں کو بہتر مہیا ہو تو ان لوگوں کا سب سے پہلے حق بنتا ہے اور میں صرف۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ آپ کا شکریہ۔

محترمہ میری گل: جناب سپیکر! آخر میں، میں صرف اس پر بات ختم کروں گی کہ معزز وزیر اعلیٰ پنجاب نے 23۔مارچ 2017 کو اپنے خصوصی پیغام میں یہ کہا کہ:

> An egalitarian, tolerant and peaceful polity with non-Muslim minorities enjoy religious freedom and complete sense of security is the answer to all challenges.

جناب سپیکر! میں امید کرتی ہوں کہ پنجاب حکومت اس کو اپنی priorities میں لے کر اُن لوگوں کے لئے خصوصی اقدامات کریں گے۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، باؤ اختر علی!

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! شکریہ سب سے پہلے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں آپ نے مجھے مالی بجٹ 18-2017 پر بات کرنے کا موقع دیا۔ یہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت کا لگاتار دسواں بجٹ ہے جو میاں محمد شہباز شریف کا کارنامہ ہے اور یہ تاریخی بجٹ ہے، پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا حجم 1970۔ارب 70 کروڑ روپے کا بجٹ پیش کیا گیا اور ساتھ ہی میں یہ کہوں گا کہ محترمہ وزیر خزانہ نے جس جرأت مندی سے، جس حوصلے سے اس صوبہ پنجاب کے بجٹ کو پیش کیا، کاش اپوزیشن بھی اُس

وقت قومی فریضہ ادا کرتی اور اس بجٹ کو ایک دانش مندانہ پارلیمنٹیرین کی طرح سنتی اور اس پر تنقید برائے اصلاح کرتی لیکن آج نا کہ پنجاب کی عوام بلکہ پاکستان کی عوام نے وہ دن دیکھا۔اپوزیشن کی طرف سے تنقید پارلیمنٹیرین کا حصہ ہے،اپوزیشن کے حصہ میں تنقید آتی ہے اور تنقید کے بغیر حسن نہیں ہوتا لیکن وہ ایسے لگ رہا تھا کہ ایک پلے ہو رہا ہے ایک planning کے ذریعے اپوزیشن ہاؤس میں آئی ہے اور میں یہ بھی کہوں گا کہ اپوزیشن لیڈر جو ایک نہایت قابل آدمی ہیں، سمجھدار بندے ہیں انہوں نے اُس دن ایک ایسے ڈائریکٹر کا رول ادا کیا جو وہ پلے کرتے ہوئے اپنے میوزیشنوں کو ایک میوزیکل پروگرام کی ڈائریکشن دے رہے ہوں۔

جناب سپیکر!خادم اعلیٰ پنجاب ہر مشکل کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ کامیابی اُن کا مقدر بنتی ہے میں یہاں پر یہ کہوں گا کہ:

تیرے ہاتھ میں قلم ہے تیرے ذہن میں اُجالا
تجھے کیا مٹا سکے گا وہ ظلمتوں کا پالا

جناب سپیکر!میں بجٹ پر بات کروں گا infrastructure میاں محمد شہباز شریف نے پنجاب کی سڑکوں کا تمام صوبے میں جال بچھایا نا کہ اربن ایریا بلکہ رورل ایریا میں بھی "لمیاں سڑکاں سوکھے پینڈے" وہاں 6698 کلومیٹر پر زمینداروں کو ایک ایسی سہولت فراہم کی کہ نہ صرف اربن ایریا میں بلکہ رورل ایریا میں بھی لوگ اُن کے تعمیرات کے کام کی تعریف کرتے ہیں۔یہاں پر اپوزیشن کے ایک میرے بھائی نے کہا کہ آئیں ممبران کو کہیں کہ لاہور کی سڑکوں کو دیکھیں میں اُس اپنے بھائی کو کہتا ہوں کہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھو آپ کے حلقہ کے ارد گرد کے روڈوں کو دیکھیں تو آپ اُن کو فراموش نہیں کر سکتے۔آج وزیر اعلیٰ پنجاب کی تعمیر و ترقی کو نہ صرف پنجاب بلکہ سارا پاکستان اور پاکستان میں دیگر صوبوں کے executive بھی مانتے ہیں اور کئی فوروموں پر یہ مطالبہ کیا گیا کہ ہمیں بھی میاں محمد شہباز شریف ادھار دے دیا جائے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ پنجاب کا وژن ایک قومی وژن اور اُس قومی وژن کے بیز کے نیچے انہوں نے جو بجٹ پیش کیا۔

جناب سپیکر!میں انرجی پر بات کروں گا انرجی کا بحران سابقہ حکومتوں کا پاکستانی عوام کو ایک تحفہ ملا لیکن میرے قائد میاں محمد نواز شریف اور میاں محمد شہباز شریف نے یہ تہیہ کر لیا کہ انرجی کے بحران کو ختم کرنا ہے۔آج آپ پنجاب کو دیکھیں آپ ساہیوال کول پراجیکٹ پر جائیں،آپ بھکھی پاور

پراجیکٹ پر جائیں، آپ قائداعظم سولر پاور اور دیگر تمام projects جو اس وقت process میں ہیں جن میں کئی مکمل ہو چکے ہیں وہاں جائیں تو میں کہوں گا کہ اس سے کوئی روگردانی نہیں ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ wind up کریں۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! سی پیک کے حوالے سے بے شمار انرجی پراجیکٹ زیر تعمیر ہیں ان کے ذریعے سارے پاکستان کی ترقی رواں دواں ہو گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: باؤ صاحب! بہت شکریہ

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں آپ سے دو گزارشات کرنا چاہتا ہوں یہاں اڑھائی گھنٹے تک اپوزیشن لیڈر کی تقریر کو ہم بڑے تحمل سے سنتے رہے اور آپ ایک پارلیمنٹیرین کی تقریر نہیں سن رہے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

نہیں تیرا نشیمن قصر سلطانی کے گنبد پر
تو شاہیں ہے بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ میاں ممتاز احمد مہاروی!

میاں ممتاز احمد مہاروی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے 18-2017 کے بجٹ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرنے اور مثبت تجاویز دینے کا موقع فراہم کیا۔ یہ جمہوریت اور سیاست کا حسن ہے کہ اپوزیشن مثبت اور تعمیری تنقید کرتی رہتی ہے۔ حکومت کے یہ فرض میں شامل ہے کہ اس تعمیری تنقید کو برداشت کرے اور جو مثبت تجاویز آئیں ان پر عمل کرے۔

جناب سپیکر! 2۔جون 2017 کو محترمہ وزیر خزانہ نے یہاں فرمایا کہ ہماری حکومت کی اوّلین ترجیح ہے کہ امن وامان، عوام کی فلاح و بہبود، یکساں معاشرتی انصاف اور یکساں معاشی ترقی میں سب کو برابر رکھا جائے گا۔ صحت، تعلیم، ڈویلپمنٹ کی سہولتیں سب کو برابر ملیں گی۔ اگر محترمہ وزیر خزانہ کی اس بات کو درست مان لیا جائے تو وہ معزز ممبران جو دوسری ٹکٹوں پر جیت کر آئے ہیں ان کے ساتھ اس طرح سلوک کیا جا رہا ہے جس طرح سوتیلی ماں سلوک کرتی ہے۔ ان کے ساتھ انتہائی زیادتی ہوتی رہی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ان چار سال کے عرصے میں باوجود تمام تر باتیں کرنے کے ایک ٹیڈی پیسا کسی پوزیشن کے ایم پی اے کے حلقے میں خرچ نہیں ہوا۔ اس طرح تو محترمہ وزیر خزانہ کی بات کی نفی ہوتی ہے کہ وہ فرما رہی ہیں کہ ہم سب کے ساتھ یکساں سلوک کر رہے ہیں۔ میں اپنے حلقے کی بات کرتا ہوں کہ ضلع بہاولنگر جو آپ بھی جانتے ہیں کہ انتہائی پسماندہ ضلعوں میں سے ایک ہے اس میں میرا حلقہ جس کا نمبر 280 ہے۔ ان چار سال کے عرصے میں حکومت وقت نے اپنے طور پر، اپنے ایم این ایز کے ذریعے، اپنے حکومتی ذرائع کے ذریعے کوئی ایک ٹیڈی پیسا بھی آج تک خرچ نہیں کیا۔ میں صرف ایک ہی مثال دے دیتا ہوں کہ اس حلقے میں ایک گاؤں ہے اور ہو سکتا ہے کہ بد قسمتی سے میرا گھر بھی وہاں ہو اس کو آپ بھی جانتے ہیں وہ ہے مہار شریف۔ یہ بہت بڑی آبادی ہے اور تقریباً 8 سے 9 ہزار لوگ وہاں پر آباد ہیں۔ حکومت کی بے حسی دیکھیں کہ وہاں پر بچیوں کا صرف ایک سکول موجود ہے۔ وہاں پر مڈل سکول کے لئے عمارت بن چکی ہے لیکن چار پانچ سال گزر گئے کسی حکومتی نمائندے، کسی حکومتی آفیسر نے آج تک یہ مناسب ہی نہیں سمجھا کہ حکومت وقت کو یہ بتایا جا سکے کہ وہ معصوم بچیاں جو پرائمری سکول میں پاس ہونے کے بعد جب مڈل یا ہائی سکول میں جائیں گی تو انہیں کتنا فاصلہ طے کرنا پڑے گا۔ ان کے والدین کسی طرح سے efforts کر کے ان بچوں کو سکولوں میں بھیج رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں تجویز دینا چاہتا ہوں اور محترمہ وزیر خزانہ میرے خیال میں اس وقت بڑی مصروف ہیں وہ بات نوٹ تو کرتی ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: وہ آپ کی بات ہی نوٹ کر رہی ہیں۔

میاں ممتاز احمد مہاروی: جناب سپیکر! میرے خیال میں بعد میں وہ کاغذ شاید کہیں پھینک دیا جاتا ہے۔ وہاں پر مڈل سکول کی بلڈنگ بن چکی ہے اس کا اجراء کرنا ہے لیکن حکومت وقت کا اس پر کوئی غور نہیں ہے۔ مزید بھی کئی مثالیں دی جا سکتی ہیں۔ اس گاؤں میں اور اس علاقے کے سب سے بڑے قصبے میں ایک ڈسپنسری ہے۔ اس کے ارد گرد جتنی آبادیاں ہیں وہاں پر BHU بن چکے ہیں۔ میں یہ بھی حکومت وقت کو اطلاع دے دوں کہ یہاں ڈسپنسری کی عمارت کے اندر ہی BHU کے لئے عمارت بن چکی ہے لیکن حکومتی لوگ یہ دیکھنا مناسب ہی نہیں سمجھتے کہ جہاں حکومت کے پیسے خرچ ہو گئے ہیں تو وہاں BHU کو بحال کیا جائے۔ اس کے بحال کرنے اور چلانے میں کیا حرج ہے؟ ڈسپنسری، BHU، THQ اور DHQ میں بہت فرق ہے۔ وہ بہت بڑا قصبہ ہے اس کی یہ حالت ہے تو جہاں چھوٹی چھوٹی آبادیاں ہیں چھوٹے چھوٹے قصبے ہیں، ان کا کیا حال ہوگا؟ ہم گزارشات تو کرتے رہتے ہیں، ہماری

requests حکومت وقت تک پہنچتی رہتی ہیں لیکن اگر ان پر عمل نہ ہو تو پھر اس پر افسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ

میاں ممتاز احمد مہاروی: جناب سپیکر! میری ایک چھوٹی سی گزارش ہے کہ جہاں فاصلوں کو کم کیا جا رہا ہے، سڑکیں بنائی جا رہی ہیں، انڈر پاسز بنائے جا رہے ہیں وہاں پر ہم جنوبی پنجاب کے رہنے والے بھی ہیں۔ آپ بھی سمجھتے ہیں میں بار بار یہاں پر عرض کر چکا ہوں کہ دریائے ستلج پر چشتیاں اور بورے والا کے درمیان اگر پل کی تعمیر کر دی جائے تو اڑھائی گھنٹے فاصلہ کم ہوتا ہے۔ فورٹ عباس، ہارون آباد اور چشتیاں کے لوگوں کا فیصل آباد جانے کے لئے اڑھائی گھنٹے کا سفر کم ہو گا۔ جہاں پر فاصلوں کو کم کیا جا رہا ہے، جہاں پر اتنی بڑی سڑکیں لاہور اور اپر پنجاب میں بنائی جا رہی ہیں وہاں پر جنوبی پنجاب کے لوگوں کا بھی کچھ حصہ بنتا ہے۔ یہ بہت بڑی ضرورت ہے اس لئے میری گزارش ہے کہ حکومت وقت میری ان باتوں پر ضرور غور کرے اور عمل کرے۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ میاں محمد اسلام اسلم!

میاں محمد اسلام اسلم: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میں 18-2017 کے بجٹ کو اپوزیشن کی طرف سے شدید ہنگامہ آرائی کے باوجود اچھے طریقے سے پیش کرنے پر وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو خراج تحسین پیش کروں گا۔ انہوں نے بہت اچھے طریقے اور جرأت مندانہ طریقے سے بجٹ پیش کیا۔ اس بجٹ میں ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف کی جو جدوجہد اور ترجیحات ہیں میں ان کا بھی شکریہ ادا کروں گا۔ 1970۔ ارب 70 کروڑ روپے کا بجٹ بہت ہی عوام دوست اور متوازن ہے۔ اس میں حکومت پنجاب نے جن بڑے شعبوں کو ترجیحی بنیادوں پر فوقیت دی ان میں تعلیم، صحت، صاف پانی، زراعت اور امن وامان ہیں۔ چھٹے نمبر پر تو نہیں بلکہ وہ پہلے نمبر پر ہے اور وہ ہے انرجی، انرجی کے بارے میں اس حکومت نے تین چار سالوں میں بہت effort کی اور الحمدللہ کافی حد تک اس بحران کو قابو پانے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ تعلیم کے لئے 345۔ ارب رکھے گئے اور میں خصوصی طور پر وزیراعلیٰ کا شکریہ ادا کروں گا جنہوں نے رحیم یار خان میں بہت بڑی خواجہ فرید آئی ٹی یونیورسٹی کو عملی جامہ پہنایا۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ صحت کے لئے 262-ارب روپے رکھے گئے ہیں جو ٹوٹل بجٹ کا 15.4 فیصد ہے۔ صاف پانی کے لئے 24-ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ میں خراج تحسین پیش کروں گا کہ ہمارے ساؤتھ کے سروے وغیرہ ہو چکے ہیں اور بہت جلد اس سال کے آخر تک ساؤتھ کے لوگ انشاء اللہ صاف پانی پینے کے قابل ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! زراعت کے شعبے میں وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کا جو ایک 100-ارب روپے کا package تھا واقعی اس نے زمیندار کو بہت facilitate کیا۔ ہم یہ باتیں کرتے کرتے اپنے علاقے کے مسائل بھول جاتے ہیں۔ اسی زراعت کے حوالے سے یہ بھی عرض کروں گا کہ پچھلے سال میرے حلقے کا گنّا یعنی کماد کو آگ لگانی پڑی کیونکہ گنّا بہت زیادہ تھا، شوگر ملز پر stay ہوا تھا اور حکومت کورٹ میں نہیں جا سکی۔ میں نے پہلے بھی اس floor پر عرض کی تھی، گورنمنٹ کو چاہئے تھا کہ اس stay کو ختم کرانے میں زمیندار کا ساتھ دیتی، زمیندار کو رحیم یار خان اور لیاقت پور میں اربوں روپے کا مالی نقصان ہوا۔ جناب جہانگیر خان نے اس پر stay لیا تھا لیکن گورنمنٹ نے اس پر کوئی خاص توجہ نہیں دی۔ اگر stay کو ختم کراتے تو اربوں روپے کا نقصان زمینداروں کا نہ ہوتا۔

جناب سپیکر! اریگیشن کے حوالے سے میری گزارش یہ ہو گی کہ اس میں بہت بڑا بجٹ رکھا گیا ہے۔ میں آپ کی وساطت سے محترمہ وزیر خزانہ سے عرض کروں گا کہ جو ہمارا draining system ہے، عباسیہ لنک کینال کی وجہ سے کافی سیم زدہ ہے، وہاں پر 780 ملین روپے سے ڈرین سسٹم پر کام ہو چکا ہے لیکن میں اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی نااہلی سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ابھی تک اس کو handover نہیں کیا، ان کو یہ handover کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ہمارے جو منصوبے ہیں اس میں لائننگ کا منصوبہ ہے یا سیم کا منصوبہ ہے تو اس میں کم از کم ہمارے حلقے کے حوالے سے ہم سے رائے ضرور لی جائے۔

جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ چولستان کی دو یونین کونسلز میرے حلقے میں آتی ہیں اور دونوں کی آبادی نئی مردم شماری کے مطابق ایک لاکھ ہے۔ ان ایک لاکھ کی آبادی میں ایک بھی ہائی سکول نہیں ہے۔ میں چیف سیکرٹری سے ملا، سیکرٹری ایجوکیشن سے بھی ملا اور انہوں نے لکھا بھی لیکن اس سال پھر ADP شامل نہیں ہو سکا۔ یہ بہت ہی ضروری ہے کہ ان دو یونین کونسل میں مڈل سکولوں کو اپ گریڈ کر کے ایک male اور ایک female ہائی سکول دیا جائے۔

جناب سپیکر! میری آخری گزارش یہ ہے کہ چولستان میں پانی کا مسئلہ درپیش ہے۔ چولستان کے باسیوں کو زمین الاٹ کی گئی لیکن کئی سالوں سے ان کا پانی کا مسئلہ حل نہیں ہو سکا۔ الاٹمنٹ زمین کے باوجود پانی وہ چوری کا لگاتے ہیں۔ جب ان کو زمین الاٹ ہو چکی ہے تو کم از کم ان کا پانی تو اپنا ہونا چاہئے تاکہ وہ زمین کو لگا سکیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ آپ اپنی بقیہ تجاویز محترمہ وزیر خزانہ کو لکھ کر دے دیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں ایک اہم مسئلے پر گورنمنٹ کی توجہ دلانا چاہ رہا ہوں کہ کل سے پنجاب یونیورسٹی کے ماسٹر کلاسز کے exams شروع ہو رہے ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی کی website پر کل تک ان کی ڈیٹ شیٹ پر ایک نوٹیفکیشن عیاں تھا۔ جس پر لکھا ہوا تھا کہ due to ماہ رمضان exams postpone ہوگئے ہیں اور ماہ رمضان کے بعد نئی ڈیٹ شیٹ کے ساتھ exams ہوں گے۔ all of sudden وہ نوٹیفکیشن وہاں سے ہٹ گیا ہے۔ سٹوڈنٹس کو رول نمبر سلپ نہیں ملی اور نہ ہی ان کی کوئی تیاری ہے۔ آج کے دن میں سٹوڈنٹس وہاں پر کال کر رہے ہیں تو وہ کہہ رہے ہیں کہ اسی ڈیٹ شیٹ پر ہی کل پیپر ہے۔ مجھے بھی تین چار لوگوں نے فون کیا ہے کہ ہماری رول نمبر سلپ ہم تک نہیں پہنچی کیونکہ throughout پنجاب یونیورسٹی کی website پر یہ لگا رہا کہ ماہ رمضان کی وجہ سے exams postpone ہوگئے ہیں۔ یہ انتہائی اہم ہے، ان لوگوں کے future کا معاملہ ہے اور ان کا سال ضائع ہو جانا ہے۔ اگر گورنمنٹ کا کوئی official فی الفور یونیورسٹی انتظامیہ سے بات کرے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، مہوش سلطانہ صاحبہ! آپ کوئی اس پر update کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ہائر ایجوکیشن (محترمہ مہوش سلطانہ): جناب سپیکر! میں اس کو چیک کر لیتی ہوں اور ان کو بتاتی ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ ذرا چیک کر کے ان کو بتائیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! ابھی چیک کروا لیا جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ابھی اس کو چیک کروا لیتے ہیں۔ جناب شہریار ملک!

جناب شہر یار ملک :اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس معزز ایوان میں خطاب کرنے کا موقع دیا جو میرے لئے باعث فخر ہے۔ میں حالیہ ضمنی انتخاب میں elect ہونے کے بعد اس ایوان میں اپنے علمی اور عملی درسگاہوں سے ہوتا ہوا اس درسگاہ میں جب آیا تو بہت ساری توقعات کے ساتھ آیا اور یہ بجٹ سیشن، اس کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس امید کے ساتھ آیا کہ مجھے یہاں پر آکر بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملے گا لیکن جب میں اس ایوان میں داخل ہوا اور جس قسم کا رویّہ اپوزیشن بنچوں سے معزز اراکین کا دیکھا تو یقیناً مجھے مایوسی بھی ہوئی لیکن اس مایوسی کے ساتھ ہی مجھے اس بات کی خوشی بھی ہوئی کہ جس انداز اور جس grace سے محترمہ وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا نے تاریخی بجٹ پیش کیا اور فنانس کے سٹوڈنٹ ہونے کے ناتے میں اس بات کا اندازہ لگا سکتا ہوں کہ اس بجٹ کو فائنل شکل دینے میں شب روز جو محنت کی اس میں یقیناً ڈاکٹر صاحبہ اور ان کی ٹیم، ہمارے قائد میاں محمد شہباز شریف اور ان کی ٹیم اور پی اینڈ ڈی کی ٹیم سب مبارکباد کے مستحق ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ سب سے اہم لاءاینڈ آرڈر کا شعبہ ہے، کیونکہ جب تک ہمارے ملک کا لاءاینڈ آرڈر بہتر نہیں ہوگا تو اس وقت تک ہماری قوم ذہنی سکون کے ساتھ نہ تو کام پر جا سکتے ہیں اور نہ ہی اپنے بچوں کو سکولز میں بھیج سکتے ہیں۔ اگر لاء اینڈ آرڈر صحیح نہیں ہوگا تو ہمارے اس ملک کی ترقی کا پہیہ بھی صحیح طریقے سے نہیں چل سکتا، ہمارے ملک میں سرمایہ کاری بھی نہیں آسکتی اور مجھے اس بات کی خوشی ہوئی کہ 198۔ارب روپیہ لاءاینڈ آرڈر کے لئے مختص کیا گیا جس میں 91۔ارب پولیس کے محکمے کو دیا گیا۔ میں آپ کے توسط سے گزارش کرتا ہوں کہ اس پیسے کا استعمال نہایت شفافیت سے ہونا چاہئے۔ ہماری پولیس کو جدید اسلحہ اور equipment سے لیس کرنا چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ intelligence gathering کے علاوہ intelligence sharing کے mechanism کو بھی فروغ دینا چاہئے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس کے بعد ایجوکیشن میں ایک دفعہ پھر تاریخ ساز رقم مختص کی گئی اور اس میں تقریباً 33۔ارب روپے کا اضافہ کیا گیا۔ میں آپ کو اپنے حلقے سے بیشتر مثالیں دے سکتا ہوں کہ جہاں پر ایسے سکول تھے جہاں نہ چاردیواری تھی، نہ کمرے تھے اور نہ ہی ٹائلٹ بلاک تھے آج اس پیسا کو صحیح استعمال میں لایا گیا اور کئی سکول اپ گریڈ ہوئے، ان کو بنیادی سہولیات فراہم کی گئیں اور آج اس مالی سال میں جو PEF کا ماڈل استعمال کیا گیا جس میں سکولوں کو PEF کے حوالے کیا گیا ہے اس سے نہ

صرف ہمارے enrolment میں اضافہ ہوا بلکہ ٹیچرز بھی مقامی طور پر hire کر کے وہاں پر تعینات کئے گئے جس سے بہتری آئی۔

جناب سپیکر! ہیلتھ کے شعبہ میں اس مالی سال میں جو ہیلتھ کونسل کا قیام کیا گیا میں خود اس بات کا گواہ ہوں کہ جو پیسا ٹی ایچ کیوز اور ڈی ایچ کیوز کو دیا گیا اس سے میں آپ کو اپنے حلقہ تلہ گنگ کی مثال دیتا ہوں کہ وہاں جہاں پر او پی ڈی ساڑھے تین ہزار تھی اس پیسے کے صحیح استعمال سے latest laboratory equipments ادویات اور ایمبولینسز کی repair, maintenance و دیگر کئی چیزوں کا کام لیا گیا۔ یہی او پی ڈی ساڑھے تین ہزار سے ساڑھے آٹھ ہزار اور نو ہزار کو آج touch کر رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! Wind up کریں۔

جناب شہریار ملک: جناب سپیکر! میری ڈاکٹر صاحبہ سے یہ گزارش ہے کہ میرے حلقہ میں main میانوالی روڈ پر جو کہ میانوالی سے تلہ گنگ تک 100 کلو میٹر کا فاصلہ ہے، تحصیل لاوا پچھلے دور میں قیام میں لائی گئی لیکن ابھی تک وہاں پر ٹی ایچ کیو ہسپتال کا قیام نہیں ہوا۔ میری گزارش ہے کہ اس بجٹ میں اس کے لئے کچھ رقم رکھی جائے تاکہ ٹی ایچ کیو کی بنیاد رکھی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، ملک صاحب! آپ لکھ کر دے دیں۔ شکریہ۔ آگے میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بے حد شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: سیدھا سیدھا بجٹ پر ہی آ جائیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! نہیں، سیدھا سیدھا بھی آؤں گا تے ڈینگا ڈینگا بھی آؤں گا۔ (قہقہے)

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! شعر سے شروع کریں۔

میاں محمد رفیق: شعر بھی سناؤں گا۔

معزز ممبران حزب اختلاف: شعر سناؤناں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اچھا جی۔ میں نے بعد میں کچھ شعر پڑھنے تھے لیکن میرے دوستوں نے مطالبہ پہلے ہی کر دیا۔ پہلے تو آپ کا شکریہ ادا کروں کہ آپ نے اس قلت وقت میں مجھے کچھ وقت نوازا ہے۔ آپ کا شکریہ۔

جناب سپیکر! میں ہوں غریبوں، مزدوروں، کسانوں کی آواز، اسمبلی کے اندر بھی، اسمبلی کے باہر بھی، میں ان کا نمائندہ ہوں، لیڈر تو نہیں ہوں لیکن جیسے دیگر جماعتوں کے لیڈروں کو آپ نے زیادہ وقت دیا تو مجھ پر بھی کوئی مہربانی کریں گے۔

جہان تازہ کی افکار تازہ سے ہے نمود
سنگ و خشت سے ہوتے نہیں جہان پیدا

جناب قائم مقام سپیکر: یہ شعر والا ٹائم آپ کی تقریر سے exempt کر دیتے ہیں، باقی آپ کریں۔ آپ کو ایک منٹ extra دے دیا۔

معزز ممبران حزب اختلاف: دوبارہ، دوبارہ۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یار کچھ چلنے دو آگے۔ میں اب خادم اعلیٰ، وزیراعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور ان کی ٹیم کو بھی مبارکباد دوں گا، میں بخل نہیں کروں گا کہ ایک اچھا متوازن بجٹ جو 1970۔ ارب روپے کا پیش کیا ہے، پنجاب کی تاریخ میں یہ سب سے زیادہ ہے اور ہر سال یہ بڑھتا ہی چلا گیا۔ یہ تعمیر و ترقی تو ہم کو نظر آتی ہے اور جو کمی ہے وہ رویوں کی ہے۔ تعمیر و ترقی تو ہو رہی ہے لیکن روّیے درست نہیں ہوئے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! میں بجٹ بک میں دیکھ رہا تھا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کی کافی سکیمیں آئی ہوئی تھیں۔

میاں محمد رفیق: جی، نہیں۔ کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ چلو، میں پہلے ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ہی مثال دے دیتا ہوں، گڈ گورننس کی مثال میں اس پنجاب اسمبلی کے حوالے سے دیتا ہوں۔ آپ یہ دیکھیں کہ یہاں پر کورم کورم ہوتا رہتا ہے، معزز ممبران کی یہ بے توقیری کیوں ہے؟ سیکرٹریوں کے پیچھے، ڈپٹی سیکرٹریوں کے پیچھے یا ضلعی انتظامیہ کے پیچھے کام کروانے کے لئے فائلیں اٹھا کر پھرتے ہیں۔ تاثر پنجاب کے اندر یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی پارلیمنٹیرین پیدا نہیں کرتی، یہ جیتنے والے امیدوار پیدا کرتی ہے۔ اس کو اگر میں معافی کے ساتھ یہ کہوں، اگر تشریح میں یہ دے دوں کہ پنجاب اسمبلی لیجسلیٹو اسمبلی نہیں ہے، یہ ایک ریس کورس ہے اور یہاں پر جیتنے والے گھوڑے پیدا کئے جاتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں رفیق صاحب! بجٹ پر آ جائیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں عرض کروں کہ یہ تمام گفتگو، تمام باتیں بجٹ سے متعلق ہی ہیں اور بجٹ کی تقریر میں بجٹ سے متعلقہ کوئی بات بھی کی جا سکتی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: پوراسچ بولو۔

معزز ممبر: اوئے اوہدا ٹائم خراب کری جاندے او۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں نے پورا سچ بول دیا ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! مجھ سے بات کریں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! دیکھئے! یہاں پر پورا سچ بھی سنوں۔ ہماری قیادت یہاں سے جو بھرپور طاقت لیتی ہے، اس ایوان سے انرجی حاصل کرتی ہے، جب کوئی تصویر چھپتی ہے تو اکیلے کی یا دونوں کی یا تیسری شکل بھی ساتھ میں آ جاتی ہے۔ یہ ایوان کہاں ہے؟ جہاں سے طاقت ملتی ہے یا طاقت لیتے ہیں ان کا کہیں نام و نشان نہیں ہے۔

جناب سپیکر! "اب شفافیت اور میرٹ کا جو قانون کی بالادستی کی صورت میں تمام شرائط پوری کر دی گئی ہیں" اس کا تھوڑا سا تذکرہ میں کر دوں۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جب ضلع کونسل کا الیکشن آیا تو اس الیکشن میں پیاروں نے اپنے پیاروں کو یہ کھلی چھٹی دے دی کہ بھئی! آپ پی ٹی آئی سے متعہ کر لو اور پی ٹی آئی کے ساتھ متعہ کرنے کے بعد تخت ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع کا وہ تو پی ٹی آئی والوں نے (ن) لیگ کو دے دیا اور (ن) لیگ نے پی ٹی آئی والوں کو بدلے میں ٹوبہ ٹیک سنگھ ٹی ایم اے کا تخت دے دیا۔ یہ ایک deal ہوئی ہے اور میں یہ چاہوں گا کہ یہ روز کورم کورم کرتے ہیں، اگر وہاں deal ہو سکتی ہے، ہماری قیادت نے قبول کی ہے تو ان کو بھی یہاں دے دو، یہ کیوں محروم رہیں؟ ان کو بھی دے دو، دے دینا چاہئے، یہ بھی اسی پنجاب کے شہری ہیں اور آئین پاکستان سب کو اختیار دیتا ہے۔

جناب سپیکر! ایک اور مثال گڈ گورننس کی میں آپ کو دیتا ہوں۔ وہاں پر ایک ججوں کا خاندان ہے، اٹارنیوں کا خاندان ہے ان لوگوں نے grow more food اور ٹیوب ویل سکیم پر کچھ لاٹیں چک 321 (گ ب) کمال والا میں تین درجن سے زائد مربع جات پر قبضہ کیا، اب ان کو حقوق ملکیت نہیں مل سکتے تھے، حقوق ملکیت دینے کا اختیار محکمہ مال کو ہے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! یہ آپ بجٹ پر بات کر رہے ہیں۔ پھر آپ کہتے ہیں کہ آپ interrupt کرتے ہیں۔ مجھے بتائیں کہ یہ بجٹ پر بات ہے؟

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہ قانون کی بالادستی کے حوالے سے ہے، گڈ گورننس کے حوالے سے ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: اس میں کون سی گڈ گورننس بنتی ہے، مجھے بتائیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! یہی تو میں نے آپ کو بتانا ہے۔ مجھے آپ بات کر لینے دیں۔ حقوق ملکیت دینا محکمہ مال کا اختیار ہے۔ اب چونکہ حقوق ملکیت محکمہ مال سے مل نہیں سکتے تھے تو ان لوگوں نے Judiciary کے ذریعے سے deed بنوالی۔ اب یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے، اس ایوان کا کام ہے، وکیلوں کا کام ہے، ہائی کورٹ کا کام ہے، سپریم کورٹ کا کام ہے، ان لوگوں کا کام ہے کہ یہ اختیار محکمہ مال استعمال کرے گا یا Judiciary استعمال کرے گی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ میاں صاحب! ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ جی، جناب محمد نعیم انور!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! کیوں ظلم کرتے ہیں؟ ابھی تو میں نے اپنے حلقے کی بہت ساری باتیں کرنی ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، آپ نے خواہ مخواہ دوسری باتوں میں ٹائم ضائع کر دیا ہے۔ جناب محمد نعیم انور!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ چودھری محمد اشفاق!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ نسرین نواز!

محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کی بہت شکر گزار ہوں اور وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور ان کی ٹیم کو بہت مبارکباد پیش کرتی ہوں۔۔۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں احتجاجاً بائیکاٹ کر کے جا رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میاں صاحب! نہ جائیں۔

محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز: جناب سپیکر! انہوں نے نامساعد حالات کے باوجود بھی پنجاب کا 1970۔ارب روپے سے زائد کا متوازن بجٹ پیش کیا جو تمام شعبہ ہائے جات کا احاطہ کرتا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر میاں محمد رفیق ایوان سے بائیکاٹ کر کے باہر جانے لگے)

(شور وغل)

جناب سپیکر! ان کو کیا ہوا ہے؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر نے جناب سپیکر کے ڈائس کے سامنے کھڑے ہو کر کہا کہ)

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! 1935 میں جب ممبران کی تعداد کم تھی اس وقت بجٹ پر عام بحث کے لئے چار دن تھے لیکن آج بھی وہی چار دن ہیں۔آپ ان ممبران کو بھی آزادی دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ اپنی بات کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر میاں محمد رفیق ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

جناب قائم مقام سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! میاں محمد رفیق کو منا کر لائیں۔

محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز: جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ایک شعر اپنے قائد محترم میاں محمد نواز شریف کی نذر کرتی ہوں۔

تیرے ہاتھ میں قلم ہے تیرے ذہن میں اجالا
تجھے کیا مٹا سکے گا وہ ظلمتوں کا پالا
تجھے فکر امن و عالم اسے اپنی ذات کا غم
تو طلوع ہو رہا ہے وہ غروب ہونے والا

جناب سپیکر! اس بجٹ میں موجودہ حکومت نے ایجوکیشن کے لئے 345۔ارب روپے کی خطیر رقم مختص کی ہے۔ محکمہ ایجوکیشن اب ایک محکمہ نہیں بلکہ کئی محکموں میں تقسیم ہو گیا ہے جس میں سکول ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن، ٹیکنیکل ایجوکیشن اور سپیشل ایجوکیشن نمایاں ہیں۔ حکومت نے ان تمام محکموں کے لئے الگ الگ بجٹ پیش کیا ہے۔ بہت خوش آئند بات ہے کہ پنجاب کے تعلیمی اداروں کی missing facilitation کو پورا کرنے کے لئے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! پلیز ایک منٹ۔ ہمارے پریس کے دوست واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ رانا ارشد صاحب! پتا کریں کہ کیا معاملہ ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں بتایا گیا ہے کہ ایک صحافی جنرل ہسپتال میں اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کے حوالے سے موجود تھے۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ وہاں اس کے ساتھ تشدد کیا گیا ہے جس میں ہسپتال کے ملازم اور ڈاکٹر صاحبان شامل ہیں۔ چیف سیکرٹری صاحب یہاں Assembly premises میں موجود ہیں سیکرٹری ہیلتھ آج کل کورس پر گئے ہوئے ہیں اس لئے سپیشل سیکرٹری کو بلایا گیا ہے اور وزیر صحت خواجہ سلمان رفیق کے متعلق بھی رانا ارشد سے کہا ہے کہ وہ ان کا پتا کریں اور ان کو بھی زحمت دیں کہ وہ تشریف لائیں۔ جب یہ دوست آ جاتے ہیں تو پھر یہاں پر صحافیوں کے جو عہدیداران ہیں ان کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے کو resolve کرتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں تمام صحافیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ واپس آ جائیں رانا صاحب نے commitment کی ہے تو انشاء اللہ معاملہ resolve ہو جائے گا۔ جی، محترمہ! اپنی speech کریں۔

محترمہ نسرین جاوید المعروف نسرین نواز: جناب سپیکر! تعلیم کے فروغ اور ذہین بچوں کی حوصلہ افزائی کے لئے 11۔ارب روپے سے پنجاب انڈوومنٹ فنڈ قائم کیا گیا تھا آئندہ مالی سال کے بجٹ میں اس کے لئے مزید 2۔ارب روپے کی رقم مختص کرنا حکومت کی تعلیم دوستی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ ٹیکنیکل ایجوکیشن پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے کہ کس طرح لوگوں کو ہنرمند بنانا ہے اور کس طرح ان کے لئے روزگار کے مواقع پیدا کرنے ہیں۔ اس بجٹ میں اربوں روپے مختص کئے گئے ہیں جو کہ پنجاب حکومت کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔ خود کار روزگار سکیم کے لئے مجموعی طور پر 65۔ارب روپے پہلے رکھے گئے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس سکیم کی بدولت ہزاروں خاندان باعزت طریقے سے اپنا روزگار حاصل کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں افسوس سے ایک بات کہوں گی کہ جس دن ہماری ایک بہن بجٹ پیش کر رہی تھیں تو ہماری اپوزیشن کی بہنیں سیٹیاں بجا رہی تھیں۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ ایک خاتون کو بھی آپ نہیں دیکھ رہیں کہ آپ بھی خواتین ہیں اور آپ نے روزہ کا بھی خیال نہیں کیا کہ رمضان کا مہینہ ہے۔ یہ بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ آپ نے اس چیز کو نہیں سوچا کہ یہ بجٹ آپ کا بھی ہے اور آپ اس مقدس ایوان کا حصہ ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، محترمہ شُنیلارُوت!

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں خداوند یسوع المسیح کے نام سے شروع کرنا چاہتی ہوں جو حمد و شکر اور تعریف کے لائق ہے۔ اس کے بعد میں آپ کی نہایت ہی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس discussion میں حصہ لینے کا موقع دیا۔ میں ایک دم بجٹ پر آنا چاہتی ہوں اور خاص طور پر اقلیتوں کے لئے جو بجٹ مختص کیا گیا ہے میں اس کی بات کروں گی۔ محترمہ وزیر خزانہ کی تقریر کے صفحہ 30 پر پیراگراف 65 میں اقلیتوں کے فنڈ کی جو منظر کشی کی گئی ہے میں اس سے بالکل اتفاق نہیں کرتی۔ وزیر صاحبہ کے مطابق حکومت پنجاب اقلیتوں کی فلاح و بہبود اور تحفظ کے لئے کوشاں ہے اور میں یہ تقریباً دس سال سے سن رہی ہوں۔

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! میں صحافیوں کے حوالے سے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! پلیز ایک منٹ۔ جی، جناب محمد شعیب صدیقی!

جناب محمد شعیب صدیقی: جناب سپیکر! باہر مجھے صحافی بھائی ملے ہیں انہوں نے کہا ہے کہ وزیر قانون نے ان کی proper بات نہیں کی اصل issue یہ نہیں ہے بلکہ اصل issue یہ ہے کہ 23۔ مئی 2017 کو اسمبلی نے ان کی تنخواہوں اور جو انہیں نکالا جا رہا ہے اس سلسلے میں ایک قرارداد پاس کی تھی۔ ہم نے اس پر واک آؤٹ کیا ہے لہٰذا اس معاملے کو misappropriate نہ کریں۔ انہوں نے کہا ہے کہ لاء منسٹر صاحب سے کہیں کہ آپ نے جو قرارداد پاس کرائی تھی اور آپ نے کہا تھا کہ آپ کی تنخواہوں اور جو اداروں سے نکالا جا رہا ہے یہ دونوں معاملات solve کرنے کے لئے take up کریں گے۔ اب آگے عید آ رہی ہے اس لئے یہ معاملات حل کرائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: رانا صاحب بیٹھے ہیں یہ دونوں معاملات دیکھ لیتے ہیں۔ رانا صاحب! آپ یہ دونوں معاملات اکٹھے دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے لیکن میرے ساتھ تو انہوں نے ایک ہی بات کی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! درحقیقت پنجاب حکومت اقلیتی شہریوں کی جان و مال کے تحفظ دینے میں بُری طرح ناکام رہی ہے۔ اقلیتی برادری کی سماجی اور معاشی حالت موجودہ حکومت کے دور میں بد سے بدتر ہو گئی ہے۔ اکثر اقلیتی آبادیاں زندگی کی بنیادی ضروریات سے محروم ہیں، پینے کا صاف پانی ناپید ہو چکا ہے لوگ گندا پانی پینے پر مجبور ہیں، گٹروں کے ڈھکن نہیں ہیں، غریبوں کے بچے گٹروں میں گر کر مر جاتے ہیں۔ اقلیتی آبادیوں میں کوئی سرکاری سکول نہیں ہے، بنیادی صحت کے مراکز بھی نہیں ہیں۔ میں یہاں پر خاص طور پر ذکر کرنا چاہوں گی کہ لاہور میں میونسپل کارپوریشن ہوا کرتی تھی جسے انہوں نے کنٹریکٹ پر دے کر سالڈ ویسٹ مینجمنٹ بنا دی ہے اور پھر اس کو ٹھیکے پر دے دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ اس کا یہ ٹھیکہ ختم کرنا چاہئے اور دوبارہ لاہور میونسپل کارپوریشن کو بحال کرنا چاہئے کیونکہ اس طرح سے جو سالڈ ویسٹ مینجمنٹ میں ورکرز ہیں ان میں 80 فیصد کا تعلق اقلیتی برادری سے ہے۔ انہیں نہ safety ہے نہ ہیلتھ کے کوئی انتظامات ہیں، نہ ہی ان کے لئے کوئی سکول ایجوکیشن ہے اور نہ ہی ان کے لئے کوئی ایسی آبادیاں ہیں جہاں پر وہ رہ سکتے ہیں۔ ان کی تنخواہ تقریباً 18 ہزار روپے مختص کی گئی ہے لیکن انہیں 8 سے 10 ہزار روپے تنخواہ ملتی ہے۔ محترمہ وزیر خزانہ اور وزیر قانون بھی یہاں بیٹھے ہیں میری ان سے گزارش ہے کہ اس پر نظر ثانی کی جائے۔

جناب سپیکر! پنجاب کا ٹوٹل ADP بجٹ 635۔ارب روپے کا ہے لیکن یہ صرف مینارٹیز کے لئے نہیں ہے بلکہ اس میں ہیومن رائٹس بھی ہے جو کہ بہت بڑا شعبہ ہے۔ ہیومن رائٹس صرف مینارٹیز کو درکار نہیں بلکہ پنجاب کی ساری آبادی کو ہیومن رائٹس کی ضرورت ہے۔ مینارٹیز اور ہیومن رائٹس کے لئے 18-2017 کا بجٹ تقریباً 810 ملین روپے ہے۔ یہ آپ کے بجٹ کا ایک فیصد بھی نہیں ہے۔ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں کہ پنجاب میں مینارٹی پاپولیشن تقریباً پانچ فیصد ہے اس لئے میری گزارش ہو گی کہ مینارٹی ڈویلپمنٹ بجٹ کو بڑھا کر پانچ فیصد کیا جائے۔ اگر آپ اسے پانچ فیصد نہیں کرتے تو کم از کم اسے double کر دیا جائے۔ 17-2016 کا ADP 8 ہزار ملین روپے تھا یہ وائٹ پیپر کی رپورٹ ہے لیکن جو سالانہ بجٹ سٹیٹمنٹ ہے اس میں 735 بلین روپے بجٹ کیا گیا جس میں سے تقریباً 30 بلین روپے خرچ کیا گیا۔ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ باقی کا بجٹ کہاں گیا؟

جناب سپیکر! بجٹ بکس کے وائٹ پیپر میں 108.320 ملین روپے مشنری ہسپتالوں کے لئے as grant in aid to SDA of the Director General Health

Sciences Punjab ٹرانسفر کئے گئے ہیں اور اس میں یہ لکھا گیا ہے کہ this has been successfully completed میرا تعلق UCH ہسپتال سے ہے جو کہ لاہور میں ایک بہت بڑا ہسپتال ہے۔ میری اس کے ایڈمنسٹریٹر سے بھی بات ہوئی اس کو ایک نوٹیفکیشن بھی بھیجا گیا لیکن انہیں کوئی فنڈز release نہیں ہوئے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے چاہوں گی کہ محترمہ وزیر خزانہ اس کی تفصیل دیں اور بتائیں کہ یہ کون سے ہسپتال ہیں کہ جہاں پر یہ فنڈز دیئے گئے ہیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! wind up کر لیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! Minority Hospital کو جو فنڈز دیئے گئے ہیں وہ human rights کی مد میں دیئے گئے ہیں۔ مجھے بتایا جائے کہ minorities اور human rights کا کیا تعلق ہے؟ آپ ہسپتال کو فنڈز دے رہے ہیں اور لکھ رہے ہیں کہ یہ funds awareness for human rights کے لئے دیئے جا رہے ہیں۔ مجھے اس کا کوئی connection نظر نہیں آ رہا۔

جناب سپیکر! میں نے تجویز دی تھی کہ کرسمس فنڈز کو بڑھا کر دس ہزار روپے کیا جائے، اس کی پالیسی بنائی جائے اور اقلیتی ایم پی اے صاحبان کو prerogative دیا جائے کہ وہ اس فنڈ کو تقسیم کر سکیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ آپ اپنی باقی تجاویز محترمہ وزیر خزانہ کو لکھ کر دے دیں۔ میرے پاس ایک لمبی فہرست ہے اور میں چاہتا ہوں کہ سب کو موقع مل جائے۔ اب جناب ذوالفقار علی خان بات کریں گے۔

جناب ذوالفقار علی خان: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا ہے۔ سب سے پہلے میں خادم اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف، وزیر خزانہ اور ان کی ٹیم کو 1970۔ارب روپے کا پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا اور ایک تاریخی بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ بجٹ growth oriented ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سے معاشی و سماجی ترقی، روزگار کی فراہمی، نجی سرمایہ کاری میں اضافہ، صنعتوں کی ترقی، ٹیکنالوجی کی اپ گریڈیشن اور غربت کے خاتمے میں مدد ملے گی۔ یہ بجٹ indicate کر رہا ہے کہ صوبہ پنجاب انشاء اللہ sustainable growth کی طرف بڑھ رہا ہے اور ترقی کا یہ ثمر جلد ہی پنجاب کے ہر فرد تک پہنچنا شروع ہو گا۔

جناب سپیکر! ترقیاتی بجٹ کے لئے 635 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ صوبے کی تاریخ کا یہ سب سے بڑا ترقیاتی پروگرام ہے۔ اس ترقیاتی پروگرام پر عملدرآمد کے لئے صرف آٹھ سے دس ماہ موجود ہیں۔ اس پروگرام کی سخت monitoring، برق رفتاری اور کوالٹی کی سخت نگرانی کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے ایک ذاتی تجربے کی بات کروں گا کہ پچھلے چار سالوں میں تمام تر کوششوں کے باوجود نچلی سطح کے ٹھیکیداروں کے کام کے حوالے سے کوالٹی کنٹرول پر مکمل طور پر ہمیں ابھی تک کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔ میں آپ کو مثال دیتا ہوں کہ خادم اعلیٰ پنجاب کا سڑکوں کی تعمیر کے حوالے سے KPRRP کے نام سے ایک بہت ہی زبردست پروگرام ہے۔ میرے حلقہ میں اس پروگرام کے پہلے مرحلہ کے تحت دو roads کی ناقص تعمیر ہوئی ہے۔ میں نے اس کی شکایت کی، اس پر کمیٹی بنی، ٹھیکیدار کو کام سے روک دیا گیا لیکن بعد میں اسی ٹھیکیدار کو چکوال میں چار مزید roads کا ٹھیکہ دے دیا گیا۔

جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ ترقیاتی کاموں کی quality پر بالکل compromise نہ کیا جائے۔ اسی طرح تعلیم، صحت اور دوسرے تمام شعبہ جات کے لئے بہت زیادہ رقوم رکھی گئی ہیں لیکن اس کی سخت monitoring کی ضرورت ہے۔ آپ کی سربراہی میں اس کی monitoring کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جانی چاہئے تاکہ پورے پنجاب کے اندر تمام ترقیاتی کاموں کی کوالٹی کو کنٹرول کیا جا سکے۔

جناب سپیکر! میں نے اپنی پری بجٹ تقریر میں تجویز دی تھی کہ tourism کے اُوپر خصوصی توجہ دی جائے لیکن اس بجٹ کے اندر tourism کی ترقی کے لئے کوئی خاص فنڈز نہیں رکھے گئے۔ میری گزارش ہے کہ tourism کی ترقی کے لئے ایک جامع پالیسی تیار کی جائے اور اس حوالے سے فنڈز کا اجراء کیا جائے۔ میں نے تجویز کیا تھا کہ کلر کہار جھیل کی ڈویلپمنٹ کے لئے فنڈز رکھے جائیں لیکن اس کے لئے فنڈز نہیں رکھے گئے میری محترمہ وزیر خزانہ سے دوبارہ گزارش ہے کہ اس کے لئے فنڈز مختص کئے جائیں۔ کلر کہار جھیل پر آج کل ایک مافیا قبضہ کرنے کے دَر پر ہے۔ میری خادم اعلیٰ پنجاب سے گزارش ہے کہ اس مافیا کو جھیل پر قبضے سے روکا جائے کیونکہ جب سے زمین کا وجود ہے جھیل تو اس وقت سے موجود ہے۔

جناب سپیکر! پچھلے دنوں CPEC کے حوالے سے ایک کمیٹی بنی تھی۔ میری گزارش ہے کہ CPEC کے پروگراموں کو بھی بجٹ کے اندر شامل کیا جائے تاکہ اٹک، چکوال اور راولپنڈی کے اضلاع اس سے استفادہ کر سکیں۔

جناب سپیکر! میں خادم اعلیٰ پنجاب کا مشکور ہوں کہ انہوں نے میرے علاقے کا ایک دیرینہ مطالبہ پورا کر دیا ہے یعنی دریائے سواں کے اُوپر حاصل کے مقام پر پُل تعمیر کرنے کے لئے اس بجٹ کے ADP میں رقم رکھی گئی ہے۔ میں اس پر ان کا مشکور ہوں کیونکہ اس سے چکوال اور اٹک کے درمیان فاصلہ بہت کم ہو جائے گا۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: اب چودھری طارق سبحانی بات کریں گے۔

چودھری طارق سبحانی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بجٹ پر بات کرنے کے لئے موقع فراہم کیا ہے۔ میں سب سے پہلے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور ان کی ساری ٹیم کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ انہوں نے دن رات محنت کر کے ایک بہترین متوازن بجٹ پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلے شعبہ تعلیم کے حوالے سے بات کروں گا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تعلیم ہماری حکومت کی اوّلین ترجیح ہے۔ آج اللہ کے فضل و کرم سے سرکاری سکولوں میں بچوں کی enrolment almost 100 percent کے قریب پہنچ چکی ہے۔ اس enrolment میں اضافے کی بنیادی وجہ merit پر بھرتیوں کا ہونا ہے۔ اس مرتبہ تمام بھرتیاں merit پر ہوئی ہیں اور اس وجہ سے اعلیٰ تعلیم یافتہ اور first position حاصل کرنے والے امیدواروں کو موقع ملا ہے اور یہ ہماری آنے والی نسل کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ حکومت پنجاب کا یہ ایک بہت ہی اعلیٰ اور احسن قدم ہے۔

جناب سپیکر! میں شعبہ صحت کے حوالے سے بھی بات کرنی چاہوں گا۔ اس میں کوئی شک و شبہ والی بات نہیں کہ صحت کے بغیر زندگی ناممکن سی ہوتی ہے کیونکہ اگر صحت اچھی نہ ہو تو انسان کا کچھ بھی کرنے کو دل نہیں کرتا۔ میں یہ بات فخر سے کہہ سکتا ہوں کہ آج اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے شعبہ صحت میں بہت بہتری آ چکی ہے۔ ہمارے BHUs, THQs, and DHQs میں لوگوں کو صحت کی سہولتیں میسر ہیں۔ اب سرکاری ہسپتالوں میں بھی پروفیسر صاحبان بیٹھ رہے ہیں اور روزانہ ہزاروں کی تعداد میں مریض OPD میں آتے ہیں۔ اب تو غیر ممالک میں مقیم پاکستانی واپس پنجاب آ

کر اپنا علاج سرکاری ہسپتالوں میں کرواتے ہیں۔ یہ بات ہمارے لئے باعث فخر ہے اور حزب اختلاف کو یہ چیز ماننا پڑے گی کہ صرف بہتری نہیں آئی بلکہ ادارے مستحکم ہوئے ہیں اور تمام بھرتیاں میرٹ پر ہو رہی ہیں۔ اس وقت پنجاب کے سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کو جو سہولتیں میسر ہیں شاید پچھلے بیس سالوں میں کبھی بھی یہ سہولتیں لوگوں کو میسر نہ تھیں۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ دودھ کی نہریں بہہ رہی ہیں لیکن اس میں بہتری ضروری آئی ہے اور دن بدن مزید بہتری آئے گی۔ ہم کام کر رہے ہیں اور ہمیں کام کرنے کا موقع دیا جائے۔ ہماری حکومت نے اس مرتبہ ایک مثالی بجٹ پیش کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں امن وامان کے حوالے سے بھی بات کرنی چاہتا ہوں۔ امن وامان کے لئے بہت زیادہ فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔ اس حوالے سے میری کچھ تجاویز ہیں اگر ان پر عمل کیا جائے تو امن وامان کی صورتحال بہت بہتر ہو سکتی ہے۔ سیف سٹی پروگرام بہت اچھا ہے کیونکہ دہشت گردی کی لہر کی وجہ سے یہ اشد ضروری تھا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہم basic routes کو miss کر رہے ہیں۔ ہماری پولیس میں نئی بھرتیاں ہونی چاہئے جو کہ نہیں ہو رہی۔ اگر تھانوں اور پولیس نفری کی تعداد وہی رہے گی جو اب ہے تو پھر جرائم پر کنٹرول کرنا مشکل ہو جائے گا کیونکہ اس وقت ہمارے صوبے کی آبادی 10 کروڑ کے قریب پہنچ چکی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ پولیس میں recruitment ہونی چاہئے اس سے بہت بہتری آئے گی۔ ان پولیس ملازمین سے شفٹ وار کام لیا جائے۔ وردی تبدیل کرنے سے بہتری نہیں آئے گی۔ اگر پولیس کے روّیے اور اعمال بہتر ہوں گے اور انہیں اچھا salary package دیا جائے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ اس سے بہت بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ اور سیکرٹری ہیلتھ سے گزارش کروں گا کہ میں نے پچھلے سال بھی اس پر بات کی تھی کہ انہوں نے وزیر آباد کارڈیالوجی سنٹر کو فنکشنل کیا ہے لیکن ابھی اُس کی OPD چل رہی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اُس کی ایمرجنسی بھی فنکشنل ہونی چاہئے اور اُس کارڈیالوجی سنٹر کو 24/7 ہونا چاہئے تاکہ اُس علاقے کے لوگوں کا بھلا ہو اور اُس پر کروڑوں روپے لگے ہوئے بھی ہیں وہاں پر صرف ڈاکٹروں کی تعیناتی چاہئے۔ میری گزارش ہے کہ اُس کو فنکشنل کیا جائے۔

جناب سپیکر! ہم وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف اور خصوصی طور پر وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مشکور وممنون ہیں کہ انہوں نے ضلع سیالکوٹ کو ہمیشہ اہمیت دی۔ ہمیں موٹروے کا منصوبہ دیا اور میں نے اپنی بجٹ تقریر میں بھی کہا تھا کہ سیالکوٹ تا نارووال

dual carriage road منظور کیا ہے ہم اُس کے لئے بھی بہت مشکور وممنون ہیں مزید بھی انہوں نے سیالکوٹ کے لئے جو میگا پراجیکٹس دیئے ہیں وہ اس کے لئے لائق تحسین ہیں۔ شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جناب احمد شاہ کھگہ!

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ محترمہ وزیر خزانہ اور حاکم وقت نے کھربوں روپے کا بجٹ پیش کیا ہے۔ میرا اور میرے حلقے کی عوام کا سوال یہ ہے کہ کھربوں روپے کے بجٹ میں سے میرے حلقہ پی پی۔229 کے لئے کتنا ترقیاتی فنڈ رکھا گیا ہے؟ میرا حلقہ پی پی۔229 اور اُس کے ساتھ حلقہ پی پی۔230 اور قومی اسمبلی کا حلقہ این اے۔164 میں کوئی کالج نہیں ہے۔ ان تین حلقوں میں 400 گاؤں ہیں لیکن اس پورے علاقے میں کالج نہیں ہے۔ وہاں چودھری ضیاء اللہ وڑائچ کا گاؤں 28/EB ہے اُس کی آبادی 12/10 ہزار نفوس پر محیط ہے لیکن وہاں پر کوئی کالج نہیں ہے، اس سے آگے ایک قصبہ چک شفیع ہے اُس کی آبادی 40 ہزار ہے وہاں بھی کوئی کالج نہیں، اس سے آگے ملکہ ہانس بڑا پرانا اور مشہور قصبہ ہے جس کی آبادی ایک لاکھ سے زیادہ ہے لیکن وہاں بھی کوئی کالج نہیں، اس سے آگے ایک سب تحصیل نور پور ہے وہاں بھی کوئی کالج نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد میں محکمہ صحت کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہا ہوں۔ میرے حلقے میں چوک سکندر سے لے کر سرکار بابا محمد پناہ تک 50 کلومیٹر کا فاصلہ ہے وہاں سے دریائے بیاس گزرتی ہے جس میں فیکٹریوں کا گندا پانی ڈالا جاتا ہے اُس دریائے بیاس کے ساتھ ساتھ جتنے گاؤں ہیں وہاں کا ہر دوسرا شخص ہیپاٹائٹس کے مرض میں مبتلا ہو کر مر رہا ہے۔ یہ محرومی اگر اللہ تعالیٰ ہمیں دیتا تو ہم اُس کو قبول بھی کرتے لیکن یہ محرومی انسانوں کی دی ہوئی ہے کیونکہ میرے حلقہ میں کوئی ایک بھی فلٹریشن پلانٹ نہیں لگایا گیا۔ میرا سوال یہ ہے کہ کیا اس بجٹ میں فلٹریشن پلانٹس کے لئے کوئی پیسے رکھے گئے ہیں؟

جناب سپیکر! اب میں پلے گراؤنڈز کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہا ہوں۔ میں نے زیادہ آبادی والے جن چکوک اور قصبات کی بات کی ہے ان میں چک 32/SP بھی شامل ہے ان تمام چکوک اور قصبات میں سرکاری زمین بھی خالی پڑی ہوئی ہے لیکن ان میں پلے گراؤنڈز کے لئے کوئی فنڈز مختص کئے گئے، نہ اس طرف حکومت کی توجہ ہے۔

جناب سپیکر! اب میں زراعت پر تھوڑی سی بات کرنا چاہ رہا ہوں۔ اس حکومت نے کسان کا بہت بُرا حشر کیا ہے آپ یقین کریں کہ باردانے کے لئے لوگوں کی دوڑیں لگوائی گئی ہیں کہ دوڑ میں جو

پہلے آئے گا وہ باردانہ پہلے پائے گا۔بے شک ہم انڈیا سے ٹماٹر، آلو وغیرہ لے رہے ہیں ہمیں یہاں اپنی سبزی کوئی 50روپے فی کلو پڑتی ہے اور اگر انڈیا سے منگوائیں تو وہی سبزی ہمیں 30روپے فی کلو پڑتی ہے تو بے شک انڈیا سے وہ سبزی لیں لیکن یہاں پر روسی ٹریکٹر اور میسی فرگوسن ٹریکٹر 19لاکھ روپے کا ملتا ہے اور انڈیا سے یہی ٹریکٹر دو/اڑھائی لاکھ کا ملتا ہے تو ہمیں انڈیا سے ٹریکٹر لے کر دیئے جائیں اور پھر بے شک ہم سے آلو 5روپے فی کلو لے لیں۔اسی طرح یہاں پر کھاد 1700,1600روپے فی بوری ہے اور انڈیا میں 100اور 200روپے میں فی بوری مل رہی ہے۔اگر حکومت سبزیاں وہاں سے منگوا رہی ہے تو کسان کو بھی اجازت دی جائے کہ وہ انڈیا سے زرعی آلات، کھادیں اور سپرے وغیرہ منگوائے تاکہ سستی سبزیاں پیدا کر سکے۔آج میرے کسان کا بہت بُرا حال ہے۔

جناب سپیکر! میرے حلقہ میں سیوریج سسٹم نہ ہے۔ ملکہ ہانس بہت پرانا شہر ہے وہاں ڈھکی بھی ہے اور بارش کا پانی ڈھکی سے اُتر کر گھروں میں جاتا ہے جس کی وجہ سے لوگ بہت پریشان ہیں۔ میرا سوال پھر وہی ہے کہ اس بجٹ میں میرے حلقے کے لئے سیوریج کے لئے کتنے پیسے رکھے گئے ہیں؟

جناب سپیکر! میرے حلقے میں نہریں موجود ہیں جس کے باعث میرا حلقہ جنت کا ٹکڑا ہے لیکن اُس کو برباد کیا جارہا ہے۔ میرا آخری سوال پھر وہی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمیں کسی چیز سے محروم رکھے تو ہم آمین کرتے ہیں لیکن اگر کوئی بندہ کسی بندے کو تنگ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس بندے کی آہ ضرور سنتا ہے تو میری یہ گزارش ہے کہ پانچ سال بھی بیت گئے ہیں اور ماشاء اللہ میری عوام کا حوصلہ بہت بلند ہے وہ بھی اپنے پاؤں پر جمے ہوئے ہیں اور حاکم وقت کی ضد بھی اپنی جگہ قائم ہے کہ میں نے اس حلقہ میں ایک پیسا بھی نہیں دینا۔ بہت شکریہ

جناب قائم مقام سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ محترمہ مہوش سلطانہ۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ محترمہ گلناز شہزادی!

محترمہ گلناز شہزادی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف، محترمہ وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا اور اُن کی ٹیم کو ایک متوازن، تعلیم دوست، عوام دوست اور ٹیکس فری بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد دینا چاہوں گی۔ بجٹ 18-2017 ہمارے اس tenure کا last بجٹ ہے۔ جب ہم نے اپنے سفر کا آغاز کیا تو اُس وقت ہمارے بجٹ کا volume 1000 billion rupees سے بھی کم تھا، پھر 16-2015 میں almost 1400 billion rupees تک جا پہنچا اور 17-2016 میں almost 1682 billion rupees تک پہنچ گیا لیکن

الحمدللہ آج ہم پنجاب کے historical بجٹ 18-2017 جس کا حجم 1790 بلین روپے ہے آج ہم اس کی بات کرنے جا رہے ہیں۔ اس فرق کو دیکھتے ہوئے کوئی بھی صاحب عقل یہ اندازہ کر سکتا ہے کہ بجٹ میں بتدریج اضافے کا مقصد remaining issues کو address کرنا ہی ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ پنجاب حکومت نے ہر محکمہ کے ہر discipline میں unprecedented initiative لئے جن کو internationally بھی appreciate کیا گیا۔

جناب سپیکر! ملک دشمن قوتوں اور مخالفین کی بھرپور کوششوں کے باوجود سی پیک کا افتتاح ہوا اور ہر اُس راستے میں رکاوٹیں کھڑی کی گئیں جو وطن عزیز کی خوشحالی کی طرف جاتا ہے مگر پھر بھی ہماری لیڈرشپ determined رہی اور آج ہم اپنی performance کی بنیاد پر عوام کے پاس جائیں گے تو انشاءاللہ اگلے الیکشن میں ضرور سُرخرو ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

تیری پسند تیرگی، میری پسند روشنی
تُو نے دیا بُجھا دیا، میں نے دیا جلا دیا

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! پنجاب حکومت نے سیالکوٹ کے جن ترقیاتی منصوبوں کے لئے بجٹ مختص کیا ہے میں اُس کے لئے شکر گزار ہوں اس کے ساتھ ساتھ اگر میں محکمہ تعلیم کے تمام disciplines کی بات کروں تو ہماری حکومت سے پہلے 273 بلین روپے بجٹ تھا اور آج الحمدللہ 342 بلین روپے کے بجٹ پر بات کر رہے ہیں۔

Quick review on Punjab School Reforms Road Map under the vision of "Parho Punjab, Barho Punjab"

اس میں

SED, DSD and PEF under the visionary leadership of worthy Chief Minister have been making tireless efforts to promote quality education. PIMU data suggest the gross enrolment in Punjab is 98 percent. This absolute change is due to improving quality of Education, highly qualified teachers and six monthly assessment systems. Total out of school children in Punjab are 121.5 Million but new hiring of two lac ten thousand teachers and 3500

AEO's actual merit based recruitment will play a critical role in getting and retaining more children in public schools. SED plans to provide free school bags on primary level. I would like to wind up now. Punjab has been giving the benefits to one lac fifteen thousand girls and more budgets has been allocated according to Pakistan Development Update (PDU) provision of basic facilities in Punjab is 93 percent.

جناب قائم مقام سپیکر: شکریہ۔ محترمہ خدیجہ عمر!

محترمہ خدیجہ عمر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللہ کے نام سے شروع کرتی ہوں جو بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے۔

جناب سپیکر! شکریہ۔ ہم پانچواں بجٹ اور مسلسل اس اقتدار کا دسواں بجٹ ہے جو پیش کیا گیا ہے۔ میں وزیر خزانہ اور وزیر اعلیٰ پنجاب کو پنجاب کی تاریخ میں سب سے زیادہ قرضہ لینے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! یہ حقیقت ہے جو سارے جانتے ہیں کہ اس وقت ہم کتنے مقروض ہیں اور ہم لوگ کہاں کھڑے ہیں۔ بے شک یہاں بہت بڑے بڑے اعداد و شمار بتائے گئے اور بڑی بڑی باتیں کی گئی ہیں لیکن حقیقت چھپ نہیں سکتی اور جو حقیقت ہے وہ ہے۔ میں یہاں پر تھوڑا سا موازنہ کروں گی اور اس موقع پر 16۔جون 2008 کو پیش کئے جانے والے اس حکومت کے پہلے بجٹ کا ذکر کرنا چاہوں گی اور جو وعدے کئے گئے تھے اس کا جائزہ میں ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! میں انصاف کے حوالے سے بات کروں گی اور ہو بہو وہ الفاظ استعمال کرنا چاہوں گی جو کہ اس حکومت نے کہے تھے کہ انصاف وہ صفت ہے جو قوموں کو لازوال بناتی ہے۔ یہ کہ جہاں عدل ہوتا ہے وہاں قحط نہیں ہوتا۔ عدل و انصاف کا بول بالا کس طرح ہوا سابق چیف جسٹس انور ظہیر جمالی صاحب کے الفاظ میں دہرانے لگی ہوں کہ انہوں نے 3۔نومبر 2015 کے دن سینیٹ آف پاکستان میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بدعنوانی، بدانتظامی اور مجرمانہ سوچ انصاف کی فراہمی کی راہ میں رکاوٹ ہے اور انہوں نے یہ بھی کہا کہ بدعنوانی کے culture کے باعث لاقانونیت فروغ پا رہی ہے، 80 فیصد جھگڑے جرگے کے ذریعے حل ہوتے ہیں جو کہ عوام کے حقوق کی نفی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ذکر کروں گی کہ سینکڑوں ججز کی اسامیاں خالی ہیں اور تیرہ لاکھ سے زائد سنگین جرائم کے مقدمات ہیں جو زیر سماعت ہیں جن پر دس دس سال سے کوئی فیصلہ نہیں ہو پا رہا۔ یہ حال ہے کہ جو لوگ عدالتوں میں جاتے ہیں وہ اپنا سب کچھ بیچ کر جاتے ہیں لیکن انہیں کوئی انصاف نہیں ملتا۔ اس میں ایک جج محترم جسٹس آصف سعید کھوسہ کا کہنا ہے کہ چار ہزار جوڈیشل افسران اور ججز اٹھارہ لاکھ مقدمات کیسے نمٹائیں کیونکہ وسائل کی فراہمی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ یہ نو سال کی کارکردگی ہے جو بتائی جا رہی ہے۔ آج ہم توقع کر رہے تھے کہ آج نو سال بعد ہماری محترمہ وزیر خزانہ اعلان کریں گی کہ قرضوں کی مد میں اتنی کمی ہو گئی ہے۔ ہم نے اتنا قرضہ اور عوام کے اوپر سے بوجھ اتار دیا ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ کر دیا وہ کر دیا لیکن آج نو دس سال بعد بھی یہی کہا جا رہا ہے اور مسلسل حکومت کرنے کے باوجود بھی یہی کہا جا رہا ہے کہ ہم یہ کریں گے اور ہم نے یہ کرنا ہے۔ انہوں نے دس سال سے عوام کو تماشا بنایا ہوا ہے اور ابھی بھی یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم یہ کریں گے اور ہم نے یہ کرنا ہے۔

جناب سپیکر! میں تعلیم کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی کہ دو سال قبل یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ تعلیم کو عام کیا جائے گا اور آج صورتحال یہ ہے کہ بجٹ میں بڑے فخر سے بتایا جا رہا ہے کہ 4275 سکولوں کو پرائیویٹائز کر دیا گیا ہے اور وزیر اعلیٰ مزید 10 ہزار سکولوں کو پرائیویٹ کرنے جا رہے ہیں۔ یہ کتنے فخر سے بتایا جا رہا ہے جبکہ ایجوکیشن فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے کسی پرائیویٹ سیکٹر کی ذمہ داری نہیں ہے۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ ہر چیز کو پرائیویٹائز کیا جا رہا ہے اور 345۔ارب روپے کا بجٹ کس مد میں رکھا جا رہا ہے۔ پرائیویٹ سکول تو پہلے ہی حکومت سے پیسے لئے بغیر بلکہ ٹیکس کی شکل میں پیسے دے کر تعلیم دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے رواں سال میں جو بجٹ رکھا ہے وہ تقریباً 63۔ارب رکھا گیا اور انہوں نے 33۔ارب استعمال کیا یعنی 53 فیصد استعمال کیا گیا۔ کیا یہی ان کی ایجوکیشن پر priority ہے۔ یہاں بڑے بڑے اعداد و شمار بتا دینا اور فنڈز کو استعمال نہ کرنا اور عوام کو بے وقوف بنانا کیا ان کی ترجیحات میں شامل ہے اور کیا یہ ان کی نو سال کی کارکردگی ہے؟

جناب سپیکر! یہاں حکومتی بنچوں کے ممبران یہ باتیں کر رہے ہیں کہ ہمارے پاس پینے کا صاف پانی نہیں ہے۔ میں حکومتی بنچوں کی بات کر رہی ہوں کیونکہ اپوزیشن کے ساتھ تو ویسے ہی جو سلوک ہو رہا ہے وہ سارے جانتے ہیں۔ حکومتی بنچوں کے لوگ تقریباً آٹھ نو سال بعد بھی گلے شکوے کر رہے ہیں

کہ پینے کا صاف پانی میسر نہیں ہے۔ یہ یہاں پر اورنج لائن ٹرین کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور قرضے پر قرضہ لئے جا رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! بہت شکریہ۔ ڈاکٹر مراد راس!

ڈاکٹر مراد راس: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ ہم یہاں پانچویں دفعہ بجٹ اجلاس میں آئے ہیں۔ میرے خیال میں یہ چار دن جو ہم بجٹ پر بحث کے لئے رکھتے ہیں ان کو ختم کر دینا چاہئے کیونکہ ہم چار دن عوام کے ٹیکس کا پیسا ضائع کرتے ہیں۔ یہاں جو تجاویز دی جاتی ہیں وہ کبھی بھی accept نہیں ہوتیں اور انہیں بجٹ میں شامل نہیں کیا جاتا اس لئے یہ چار دن کی بجٹ پر بحث وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! تمام پارلیمانی لیڈر صاحبان کی موجودگی میں یہ بات طے ہوئی تھی جس میں لیڈر آف اپوزیشن بھی شامل تھے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! حکومت نے یہ فیصلہ کرنا ہے کیونکہ ساری چیزوں کا فیصلہ حکومت ہی کر رہی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ متفقہ رائے تھی جس میں اپوزیشن کی رائے بھی شامل تھی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں جانتا ہوں کہ حکومت نے سب چیزوں کو bulldoze کرنا ہوتا ہے جو پہلے بھی وہ کرتے رہے ہیں اس لئے چار دن وقت ضائع نہ کریں۔ یہ کیوں سب کا وقت ضائع کر رہے ہیں؟ یہاں روزے میں آکر ممبران تقاریر کر رہے ہیں۔ ممبران تیاری کر کے آتے ہیں اور ان کی کسی چیز کو بھی سنا نہیں جاتا۔ میں نے سب ممبران کی باتیں سنی ہیں آگے کسی کی بات نہیں سنی جائے گی۔ ہمیں یہ پتا ہے جو اپوزیشن میں بیٹھے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سب سے پہلی بات کرتا ہوں کہ عوام کے ساتھ دشمنی ختم کریں۔ ہمیں اتنے سال ہو گئے ہیں۔ میں آج کوئی تیاری کر کے نہیں آیا کیونکہ ضرورت نہیں تھی۔ یہاں پانچ سال سے ایک ہی بات ہو رہی ہے۔ میرے حلقہ ماڈل ٹاؤن میں وزیراعظم اور وزیراعلیٰ کا گھر ہے۔ میرا حلقہ 29 سال سے آپ کی پارٹی کے پاس تھا۔ آپ آج بھی میرے ساتھ چل کر دیکھیں کہ سکولوں کا حال کیا ہے؟ سکولوں کو چھوڑ دیں پیچھے کر دیں اور ہسپتالوں کو بھی پیچھے کر دیں۔ آپ ذرا پانی کے حالات دیکھیں۔ آج آپ مکہ کالونی میں جائیں، گوپال نگر میں جائیں، ایف سی سی کچی آبادی میں جائیں یا گلبرگ کی کسی کچی

آبادی میں جائیں تو پانی کے حالات یہ ہیں کہ سیوریج کے ساتھ پانی mix ہو رہا ہے۔ ہم اس بدبودار گٹر کا پانی ملا کر لوگوں کو کہہ رہے ہیں کہ آپ وضو کریں، آپ اس پانی کے ساتھ روزہ کھولیں اور اپنے بچوں کو پلائیں۔ ہم یہ زہر دے رہے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میری بات سنیں۔ میں گورنمنٹ یا آپ کی طرف داری نہیں کر رہا لیکن کم از کم لاہور کے ممبران کو تو یہ بات نہیں کرنی چاہئے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! آپ میرے ساتھ چلیں۔ خدا کے واسطے آپ میرے ساتھ چلیں۔ آپ نے جو بات کی ہے تو اب آپ کو میرے ساتھ جانا پڑے گا۔ میں نے پچھلے سال پانی کی بوتلیں لا کر یہاں دکھائی تھیں۔ اگر آپ نے اس حلقہ کا پانی پی لیا، اگر آپ نے نلکے کو منہ لگا کر پانی پی لیا تو میں آج کے بعد کبھی پانی کے اوپر بات نہیں کروں گا۔ یہ صرف میرا مسئلہ نہیں ہے یہ آپ سب کا بھی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو یہ بتاتا ہوں کہ قبرستان کے issues بھی بڑے اہم ہیں۔ یہاں ہر سال یہی بات ہوتی ہے۔ آج تک کیوں وزیر خزانہ نے ان issues کو نہیں دیکھا؟ انہوں نے کبھی پانی کے issue کو دیکھا ہے۔ یہ لوگوں کو قبرستان تک تو دے نہیں سکے۔ میں پانچ سال سے یہی بات یہاں کہہ رہا ہوں۔

جناب سپیکر! یہی تقریر کرتے ہوئے پانچ سال ہو گئے ہیں اس لئے تیاری کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ issues وہی ہیں۔ پیسے کہاں جا رہے ہیں کسی کو پتا ہی نہیں ہے۔ قبرستان میں قبر کے اوپر قبر بنائی جا رہی ہے۔ میرے نہیں ان کے حلقوں میں بھی بنائی جا رہی ہے، یہاں پر جو لاہور کے ایم پی ایز بیٹھے ہوئے ہیں ان کو بھی پتا ہے کہ قبروں کے اوپر قبریں بن رہی ہیں اور حکومت ان کی کوئی مدد کرنے کو تیار نہیں ہے۔ یہ جو میں آپ کو حالات بتا رہا ہوں یہ وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کے گھر کا حلقہ ہے۔ اب ہسپتالوں کی طرف آ جائیں تو آپ گلاب دیوی ہسپتال اور چلڈرن ہسپتال کی حالت دیکھ لیں۔ چلڈرن ہسپتال میں اتنے مریض بچے آ رہے ہیں کہ ان کے لئے وینٹی لیٹر ہی موجود نہیں ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ ان کی بات سنیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں آپ کے وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کے گھر کی بات کر رہا ہوں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ مجھ سے بات کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! وینٹی لیٹر نہ ہونے کی وجہ سے بچے مر گئے کیونکہ ان کے ماں باپ ہاتھ سے بیٹھ کر وینٹی لیٹر کو دبا رہے ہیں اور بچوں کی جان چلی جاتی ہے لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ گلبرگ میں سکولوں کے یہ حالات ہیں کہ ہم اپنی جیب سے ان کو سردیوں کے یونیفارم لا کر دیتے ہیں اور فرنیچر لا کر دیتے ہیں۔ اتحاد کالونی میں آج بھی ہم نے گورنمنٹ کو فری سکول بنا کر دیا ہے اس کو ایک سال ہو گیا ہے کیونکہ وہ سکول پی ٹی آئی نے بنا کر دیا تھا اس لئے آج تک وہاں پر ٹیچرز ہی نہیں ہیں۔ اس سکول کو بنے ہوئے دو سال ہو گئے ہیں اور یہ سکول ہم نے ان کو فری بنا کر دیا ہے لیکن گورنمنٹ وہاں پر ٹیچرز دینے کے لئے تیار نہیں ہے کیوں تیار نہیں کیونکہ یہ سکول پی ٹی آئی نے بنا کر دیا ہے۔ ہم آپ سے ایک روپیہ بھی نہیں مانگتے ہم خود پیسے لگا رہے ہیں اور آپ کو فری چیزیں دے رہے ہیں لیکن آپ اس سکول کو چلانے کے لئے تیار نہیں ہیں کیونکہ اس میں پی ٹی آئی کا نام آ رہا ہے۔

جناب سپیکر! آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ آپ یہاں پر بہت اپنی advertisement کرتے ہیں اور عوام کے ساتھ دشمنی مول لیتے ہیں کیونکہ آپ کو عوام کا ووٹ ہی نہیں چاہئے کیونکہ آپ نے پہلے ہی سارا الیکشن set کیا ہوتا ہے۔ میرے خیال میں یہ جو نئی سپیڈو والا بس چلی ہے۔

جناب سپیکر! میں تمام ممبران جو یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان سے کہتا ہوں کہ جا کر صرف سپیڈو بس کے سٹیکر کے اندر غور سے دیکھیں تو آپ کو وہ بسیں 90 فیصد خالی نظر آئیں گی تو وہ بسیں کیوں خالی نظر آئیں گی میں اس کی وجہ آپ کو بتاتا ہوں؟ آج صرف آپ غور سے دیکھیں کہ ان سٹیکروں کے پیچھے سیٹیں چھپائی ہوئی ہیں کیونکہ آپ کو ایک پوائنٹ سے دوسرے پوائنٹ تک جانے کے لئے چاہے آپ نے دو میل یا سو میل دور جانا ہو 200 روپے کا پاس لینا پڑتا ہے تو لوگ وہ پاس لیتے نہیں ہیں۔ لاہور میں زیادہ تر سپیڈو بسیں خالی پھر رہی ہیں ان کو چھپانے کے لئے ان پر سٹیکر لگا دیا گیا ہے۔ خدا کے واسطے عوام کے لئے کچھ تو کریں۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! پانچ سال سے یہی issue ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ ڈاکٹر صاحب! جی، اب محترمہ راحیلہ انور اپنی تقریر کریں۔

چوہدری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب روزہ سپیڈو بس میں ہی کھولتے ہیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈھلوں صاحب! نہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں کرنی ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ کا جہلم والا پُل بن گیا یا نہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! اگر آپ کی آشیر باد ہو گی تو شاید بن جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! وہ جو پُل ٹوٹ گیا تھا وہ بنا ہے یا نہیں؟

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! ہم امید کر رہے ہیں کہ وہ بن جائے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! شکریہ۔ اس مرتبہ 1970۔ارب اور 70 کروڑ روپے کا بجٹ پیش کیا گیا۔ میں یہاں پر priorities کی بات کروں گی کہ ہمیں set priorities کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ جب تک ہم set priorities نہیں کرتے اس وقت تک کسی بھی چیز کا نتیجہ fruitful نہیں ہوتا۔ زراعت کے شعبے کے لئے 140۔ارب 50 کروڑ روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ پچھلے سال کسان package میں 100۔ارب روپے رکھے گئے جس میں سے 50۔ارب پچھلے سال کے لئے تھا اور بقیہ 50۔ارب روپے اس سال کے لئے تھے اور بقیہ جو 50۔ارب اس سال کے لئے رکھا گیا تھا اس کا اس بجٹ میں کوئی ذکر نہیں ہے۔ آپ کو اور سب کو پتا ہے کہ ہمارا ملک زرعی ملک ہے اور یہ 75 فیصد زراعت پر dependent ہے اور لوگوں کا روزگار بھی اس پر dependent ہے۔ Last time بھی میں نے اپنی بہن سے یہ humble request کی تھی کہ خدارا زراعت اور ہمارے کسان بھائیوں کے لئے کچھ کیجئے جو کہ پس اور مر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ ہمارے حالات کو سمجھیں کیونکہ ہمیں پتا ہے کہ آج ہمارے حالات کیا ہیں اور آپ بھی اسی background سے ہیں؟ اگر کسانوں کو آکسیجن دینے کے لئے ٹیوب ویل پر بجلی کو فری کر دیا جائے جیسا کہ انڈیا میں بھی ہے ان کو اگر اس طرح facilitate کر دیا جائے تو میرا خیال ہے کہ ان کی بہت مدد ہو جائے گی۔ پچھلے بجٹ میں سولر ٹیوب ویلز کا بہت شور سنا تھا تو میں بھی بہت curious تھی کہ کب یہ launch ہو اور میں بھی اس کے لئے apply کر کے اس سے مستفید ہوں لیکن اس بجٹ میں سولر ٹیوب ویلز کو دہرانے کی بھی ضرورت محسوس نہیں کی گئی اور مجھے نہیں پتا کہ وہ سولر پراجیکٹ کدھر چلا گیا جو کہ انہوں نے ہمیں دینا تھا تو ایک مرتبہ اس ایوان میں کھڑے ہو کر میں یہ ضرور کہوں گی

کہ kindly ہم پر رحم کریں؟ اگر ہمیں سولر ٹیوب ویلز مل جاتے ہیں اور ٹیوب ویلز کی بجلی فری مل جاتی ہے تو یقین کریں کہ ہمیں آکسیجن مل جائے گی اور زمیندار جی اٹھے گا۔ کسانوں کے لئے بجلی کے ساتھ ساتھ کھاد اور بیج کی قیمتیں کم کر دی جائیں کیونکہ جو انہوں نے package دیا تھا وہ تو فیل ہو گیا ہے لیکن میں پھر یہاں کھڑے ہو کر ان سے یہ امید رکھتی ہوں اور request بھی کرتی ہوں کہ ہمارے لئے کھاد اور بیج کی قیمتیں کم کر دی جائیں تو ہو سکتا ہے کہ اس سے حالات بہتر ہو جائیں کیونکہ آپ کو بھی پتا ہے کہ زراعت کے بغیر یہ ملک survive نہیں کر سکتا۔ ہماری انڈسٹری بھی اسی وقت چلے گی جب زراعت جی اٹھے گی۔

جناب سپیکر! اصل جو میں بات کرنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے ہر مرتبہ اپنی بہن سے اپنے علاقے کے بارے میں بات اور request کی ہے کہ وہاں کے لوگ پانی کے لئے مر رہے ہیں۔ پچھلے دنوں عورتوں اور مردوں نے وہاں پر احتجاج کیا roads block کیں تو بجائے اس کے کہ ان کے احتجاج کو serious لیا جاتا الٹا ان پر اتنے مقدمے قائم ہوئے جو کہ آج بھی قائم ہیں ان خبروں سے اخباریں بھری پڑی ہیں وہاں کے لوگ پانی کے لئے تڑپ رہے ہیں اور رو رہے ہیں لیکن حکومت کو ان پر رحم نہیں آتا۔ صاف پانی کے لئے انہوں نے 25۔ارب روپے رکھے ہیں اور دستی نلکوں کے لئے 30 کروڑ روپے رکھے ہیں لیکن جو پچھلے بجٹ میں 30۔ارب روپے پانی کے لئے رکھے تھے تو وہ فنڈز lapse کیوں کر گئے؟ اس 30۔ارب روپے میں صرف 2.5۔ارب روپے استعمال ہوئے۔ ہم لوگ پانی کے لئے رو اور تڑپ رہے ہیں اور یہاں پر فنڈز lapse کر جاتے ہیں اور ہمارے لئے ان کے پاس پیسے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! یہ کیسی انسانیت ہے کہ پیسے ہوتے ہوئے بھی ہمارے لئے ان کے پاس پیسے نہیں ہیں؟ گول پور اور ٹنڈو وال میں جا کر حالات دیکھیں وہاں مرد اور عورتیں رو رہی ہیں۔ گھروں میں پانی نہیں ہے لوگوں کو تو گندا پانی مل جاتا ہے ہم کو تو وہ گندا پانی بھی میسر نہیں ہے۔ وہاں کا زیر زمین پانی کڑوا ہے تو یہ نلکے کس کو لگا کر دیں گے کہ وہاں پر میٹھا پانی آنے کی بجائے کڑوا پانی آئے گا تو یہ ہمارے لئے کیا کر رہے ہیں؟ میں نے پچھلی مرتبہ بھی بڑی کوشش کی تھی کہ شاید یہ میری بات پر کان دھریں گی لیکن میرا خیال ہے کہ یہ لوگ ہمیں اس قابل ہی نہیں سمجھتے۔

جناب قائم مقام سپیکر: محترمہ! آپ نے bridge کے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! جب وہ بن جائے گا تو میں آپ کو مبارکباد ضرور دوں گی۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ شکریہ۔ جی، چودھری عبدالرزاق ڈھلوں!

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے ایک آخری بات کرنی ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: چلیں، آپ آخری بات کر لیں۔

محترمہ راحیلہ انور: جناب سپیکر! میں نے چھوٹے ڈیمز بنانے کے لئے محترمہ سے request کی تھی۔ اگر یہ اس طرف بھی ہمارا تھوڑا سا خیال کر لیں کیونکہ ہمارا علاقہ ایسا ہے کہ وہاں پر زرعی لحاظ سے اور پینے کے پانی کی بے انتہا shortage ہے۔ میں نے پچھلی تقریر میں بھی specially اپنے گاؤں داراپور کا نام لیا تھا ابھی پھر سے میں on the floor of the House اس کا نام لیتی ہوں کہ وہاں پر آپ جا کر حالات دیکھیں جہاں کا ایک ایم این اے اور میں خود ایک ایم پی اے یہاں پر بیٹھی ہوں تو آپ کو ہم پر رحم آئے گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، چودھری عبدالرزاق ڈھلوں!

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے آج بات کرنے کا موقع دیا۔ یہ 1970۔ ارب روپے کا بجٹ پنجاب کی تاریخ کا سب سے بڑا بجٹ ہے۔ یہ ایسا بجٹ ہے کہ اس نے اس چھوٹی سی اپوزیشن کو پریشان کر دیا ہے۔ پنجاب میں اتنا بڑا بجٹ پیش کرنے پر میں قائد محترم میاں محمد شہباز شریف اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اس لئے کہ پنجاب میں انہوں نے بجٹ پیش کر کے یہ ثابت کر دیا کہ وہ پنجاب کے عوام سے مخلص ہیں، غریب، مزدور اور طالب علم سے پیار کرتے ہیں۔ ابھی یہ بات کر رہے تھے کہ کسانوں کے ساتھ بڑا ظلم ہو گیا ہے تو آج میں ان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ ڈی اے پی کھاد کی بوری کا ریٹ پوچھیں جو پہلے 2200 روپے کی تھی وہ اب 1300 روپے میں مل رہی ہے۔ وہی چیزیں جو 2500 اور 4500 میں ملتی تھیں آج اللہ کے فضل و کرم سے کسان کو سب سے کم ریٹ پر مل رہی ہیں۔

جناب سپیکر! یہ کہتے ہیں کہ یہ کسانوں کے ساتھ ظلم کی بات کرتے ہیں۔ اب پنجاب گورنمنٹ نے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ انہوں نے طالب علم کو مفت تعلیم دینی ہے، اُس کو تعلیم کے آخری مراحل میں پہنچانا ہے، اُس کو لیپ ٹاپ دینے ہیں، اُس کے لئے یونیورسٹیاں کھولنی ہیں اور ہونہار طلباء کو تمام غیر ممالک میں سروے کروانا ہے تو کیا یہ پہلے دن سے نہیں ہوا تھا؟ یہ کس دَور کی بات کرتے ہیں للذا یہ کسی ایک دَور کی مثال لے کر دیکھیں۔ کیا پہلے طلباء کو مری کی پہاڑیوں میں جا کر guard of honor

دیا جاتا تھا لیکن جو اس قابل نہیں تھے آج پنجاب کے بہترین طلباء مری کی پہاڑیوں میں guard of honor وصول کرتے ہیں؟ یہ میرے قائد کا پاکستان ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ناچ گانے سے پاکستان نہیں بنتا، سڑکوں پر ناچنے سے پاکستان نہیں بنتا بلکہ پاکستان پڑھنے لکھنے اور غریب کو خوشحال کرنے سے بنتا ہے۔ جیسے ہم نے ابھی گوادر کا کام شروع کیا ہے تو جاؤ اور جا کر بلوچستان کی سڑکیں دیکھو، ہم سڑکیں بنائیں گے تم سڑکوں پر جا کر ناچو گے، انشاء اللہ یہ سڑکیں بنیں گی اور یہ پاکستان بنے گا لیکن تم بائیکاٹ کرو گے۔ تم لاہور میں strike کرو گے لیکن ہم لاہور میں ہر روز ایک نیا پُل دیں گے۔ لاہور یو میں تو سمجھتا ہوں کہ جس نے لاہور نہیں دیکھا وہ پیدا ہی نہیں ہوا۔ اتنا خوبصورت لاہور جو اب mini انگلینڈ ہے۔ لاہور یو تہانوں تے اِک ووٹ وی باہر نئیں دینا چاہیدا۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہم نے بسیں فراہم کی ہیں اس لئے میں آپ کو پورے یقین سے کہتا ہوں کہ میں نے وہ وقت بھی دیکھا جب ویگنوں میں ڈرائیور اور کنڈکٹر لڑکیوں اور عورتوں کو پکڑ کر گاڑیوں میں بٹھاتے تھے لیکن آج میں نے میٹرو بس میں بیس روپے میں بے شمار پی ٹی آئی کے workers کو روزے کھولتے ہوئے دیکھا ہے اس لئے کیونکہ وہاں پر ائرکنڈیشن موجود ہے اور بیس روپے میں ان کے دو گھنٹے آرام سے گزر جاتے ہیں۔ یہ سمجھتے ہیں کہ بیس روپے میں ہم عیاشی بھی کریں گے اور میاں محمد شہباز شریف کو بُرا بھی کہیں گے۔ میٹرو بس سارا دن غریب لوگوں اور بے سہارا لوگوں سے بھری ہوتی ہے۔ یہ سیریں بھی کرتے ہیں اور باتیں بھی کرتے ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے یہ لوگ انشاء اللہ دیکھیں گے کہ ہم نے پاکستان بنانا ہے۔ آپ سی پیک کو دیکھ لیں اور کہاں گئے اب وہ بڑے بڑے لوگ؟ جس دن میرے قائد نے آنا تھا ہم جیلوں میں تھے اور ہم نے قربانیاں دیں لیکن یہ اپنے گھر میں بیٹھے رہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ڈھلوں صاحب! بہت شکریہ

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! جو اپنے گھر سے باہر نہیں نکلے گا وہ کیا کام کرے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! جو دو بیویاں نہیں سنبھال سکتا ہے وہ پاکستان کیا سنبھالے گا؟

جناب قائم مقام سپیکر: ڈھلوں صاحب! میں نے سنا ہے کہ ترکی میں آپ نے کافی enjoy کیا ہے۔

چودھری عبدالرزاق ڈھلوں: جناب سپیکر! میں نے ترکی میں دیکھا تو وہاں پر PTI والا کوئی نہیں تھا۔(قہقہے)

جناب قائم مقام سپیکر: سردار علی رضا خان دریشک!

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سب سے پہلے اپنی بہن محترمہ وزیر خزانہ ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے کچھ اس انداز سے بجٹ پیش کیا ہے جس طرح سکول کی ایک طالبہ اپنے ہیڈ ماسٹر یا پرنسپل کے سامنے کوئی سبق پڑھ کر سنا رہی ہو اور جس کو بجٹ کی spirit اور myth کا علم نہ ہو۔ میں بہت مختصر سے انداز میں differentsectors کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔(قطع کلامیاں)

جناب قائم مقام سپیکر: No cross talks! ان کی بات سنیں۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! موجودہ تعلیمی نظام کو 1997 سے رائج کیا اور میرے نزدیک اگر بجٹ کی رقم کو چھوڑ کر دیکھا جائے تو میرا خیال ہے کہ آج تعلیم نہ صرف زبوں حالی کی طرف جا رہی ہے بلکہ ایک غریب کے لئے تعلیم حاصل کرنا مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ اس کی زندہ مثال یہ ہے کہ پہلے آپ نے یونیورسٹیوں کو autonomous bodies بنایا اور اب ماشاء اللہ سے آپ سکولوں کو بھی autonomous bodies یعنی privatize کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری اپیل ہوگی کہ کسی اور سے نہیں بلکہ یہ lower سٹاف جو اس وقت اسمبلی میں موجود ہے ان سے پوچھیں کہ کیا آج یونیورسٹی کی سطح پر سرکاری تعلیم ان کی دسترس میں ہے تو ان کا جواب "ناں" میں ہوگا۔ اسی طرح آج تعلیم کا معیار امیروں کے لئے بنا دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کو ایف ایس سی کے exam کی مثال دوں گا، اس کا exam صوبے میں ہر جگہ پر ایک ہی تاریخ کو ہوتا ہے، پیپر swap ہوتے ہیں، ایک ہی تاریخ میں result announce ہوتا ہے لیکن اس کے بعد مجھے بتایا جائے کہ انٹری ٹیسٹ کی ضرورت کیوں پیش آتی ہے؟ انٹری ٹیسٹ صرف اے لیول کے اُن امیر بچوں کو accommodate کرنے کے لئے لیا جاتا ہے لہٰذا میری اپیل ہوگی کہ اس انٹری ٹیسٹ سسٹم کو ختم کیا جائے اور لیپ ٹاپ پر اربوں روپے والا ڈرامہ بھی ختم کیا جائے۔ قوموں کی ترقی کا معیار اُن کی اپنی زبان کی ترویج سے ہوتا ہے لہٰذا میری محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش ہوگی کہ یہ 70 کروڑ روپے کی رقم مختص کر کے ترکش اور چائنیز زبان کو promote

کرنے کے لئے رکھی ہوئی ہے لیکن پہلے اپنی زبان کو تو مضبوط کر لیں اُس کے بعد international standards کو پورا کریں۔ یہ تعلیمی نظام چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ تعلیم میں غریب کا بچہ غریب اور امیر کا بچہ امیر رہے گا۔ آپ بجٹ کی بات کر رہے ہیں لیکن میں particularly ایک ہیڈ کی طرف منسٹر صاحبہ کی توجہ دلاؤں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، آپ بات کریں۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ کی توجہ چاہوں گا۔

جناب قائم مقام سپیکر: منسٹر صاحبہ! ذرا توجہ دیجئے۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! سکولز ایجوکیشن کا ایک ہیڈ GS-580 ہے جس کو میں پڑھ رہا ہوں اور یہ ہیڈ کہتا ہے کہ provision of funds for clearance of liabilities of unfunded schemes. اگر آپ نے سکیم کو unfunded رکھنا تھا تو پھر اس کو رکھا کیوں اور اگر وہ unfunded ہو چکی ہے تو اب پھر دس بیس گنا زیادہ پیسے لگا کر اُس کی liabilities کو کیوں clear کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر! آپ نے ہیڈ GS-577 Reconstruction of dilapidated schools buildings in Punjab کے لئے 14۔ارب روپیہ رکھا ہے جبکہ اس کے ساتھ ایک اور overlapping head جس میں renovation component کا GS-354 and 359 ہے جس میں again آپ 4۔ارب روپیہ رکھ رہے ہیں۔ ہمارا یہ غریب صوبہ ہے خدا کے واسطے اس طریقے سے ہمارے پیسوں کو ضائع نہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! اب میں ہیلتھ سیکٹر کی طرف آتا ہوں کہ ہمارے خادمِ اعلیٰ پچھلے نو سال تو صحت کے شعبے میں بڑے سکون سے سوتے رہے، اب اللہ کے کرم سے پچھلے چھ مہینے سے ماشاء اللہ اُن کی آنکھ کھلی ہے اور اب اس شعبے میں وہ active نظر آ رہے ہیں۔ آج پھر اس الیکشن بجٹ میں یہ سمجھتے ہیں کہ آپ غریب عوام کو چار گولیاں دے کر الیکشن جیت جائیں گے تو انشاء اللہ ایسا قطعاً نہیں ہوگا۔ اس ہیلتھ بجٹ میں آپ نے hepatitis elimination کی بات کی ہے لہٰذا میں آپ کی توجہ مبذول کرواؤں گا کہ یہ ہیپاٹائٹس ختم کرنے کا ایک کھوکھلا نعرہ ہے کیونکہ پنجاب میں دس لاکھ ہیپاٹائٹس کے مریض ہیں جبکہ جناب نے جو بجٹ مختص کیا ہے وہ صرف چار فیصد کے لئے ہے۔ کیا یہ تماشا نہیں ہے کہ چالیس ہزار

مریضوں کو cater کر کے آپ بقایا دس لاکھ مریضوں کو کہاں لے کر جائیں گے؟آپ کا تعلق اسی ضلع سے ہے جس سے میرا بھی تعلق ہے۔

جناب سپیکر!آپ خدا کو حاضر و ناظر جان کر بتائیں کہ وہ ہیلتھ یونٹس جو ہماری ancillary سڑکوں پر جا ہی نہیں سکتے تو اس کے اوپر پیسے ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے؟آپ دورے رکھتے ہیں، ترکی کی بات کرتے ہیں، ہمارا کروڑوں روپیہ باہر ضائع کرتے ہیں اور وہاں سے copy paste کر کے یہاں لے آتے ہیں۔ میں اس پر صرف یہی کہوں گا کہ:

کوا چلا ہنس کی چال اپنی بھی بھول گیا

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب!جلدی سے wind up کریں۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر!roads sector میں سپیڈو پنجاب کی بات ہوئی اور میرے بھائی ملک صاحب نے کہا کہ سپیڈو پنجاب۔ بھائی سپیڈو پنجاب صرف لاہور کے لئے ہے۔ آپ نے ڈویلپمنٹ کی اگر pace دیکھنی ہے تو نشتر گھاٹ کو دیکھیں۔ نشتر گھاٹ جو کہ 1988 میں announce ہوا، 2002 کے بجٹ میں رکھا گیا اور آج 2017 میں بھی یہ ongoing scheme میں ہے۔ اس کے برعکس آپ نے ایک ارب روپے سے لاہور میں میٹرو بس شروع کی اور اللہ کے کرم سے آپ کی "اورنج ٹرین" بھی 200۔ارب روپے سے چل پڑے گی۔ میں وزیر اعلیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ انہوں نے اس کا 40 فیصد یعنی 1/40th جام پور میں commit کیا تھا۔ آپ بھی اس حلقے سے منتخب ہوتے رہے ہیں۔5۔ارب روپے جام پور والوں کے پچھلے چار سالوں میں وزیر اعلیٰ کو دینا یاد نہیں آیا اور فشاب اس الیکشن بجٹ میں بھی انہیں اپنی زبان کا پاس ہے نہ جام پور کے غریب عوام کی زبوں حالی کا پاس ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب!بہت شکریہ

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر!Flood پر اگر مجھے بات نہ کرنے دی تو لوگ آپ کو معاف کریں گے نہ مجھے معاف کریں گے۔ میں صرف ایک دو منٹ مزید لوں گا۔ جنوبی پنجاب کے لئے ہمیشہ خطیر رقوم دینے کا وعدہ کیا جاتا ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ ہماری سکیموں کی 20 فیصد بھی utilization نہیں ہوتی۔ اگر آپ دیکھیں تو دل خون کے آنسو روتا ہے کہ جنوبی پنجاب میں غربت کو کم کرنے کے لئے 21 کروڑ 70 لاکھ روپے کے فنڈز نظر آ رہے ہیں۔ میرا یہ کہنا ہے کہ حکومت کو یہ رقم رکھتے وقت شرم آنی چاہئے تھی کہ کیا 21 کروڑ 70 لاکھ روپے کی رقم سے جنوبی پنجاب کی غربت ختم ہو گی؟

جناب سپیکر! آپ کی بڑی مہربانی اور میں wind up کرتے ہوئے flood بند کے حوالے سے یہ کہوں گا کہ سیلاب سے نہ صرف ہماری فصلیں، نہ صرف ہماری جانیں بلکہ ہماری عزتیں بھی سڑکوں پر آجاتی ہیں۔ Upper Punjab میں پینے کے صاف پانی کے لئے 110۔ارب روپے مختص کئے جاتے ہیں تو میں ہاتھ باندھ کر اپنی بہنوں اور اس معزز ایوان سے اپیل کرتا ہوں کہ ہماری محرومی اور ہمارے دکھ کو محسوس ضرور کریں۔ ہمارے پاس پینے کا صاف پانی تو کجا ہمارے پاس پینے کا گندا پانی بھی نہیں ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! بہت شکریہ۔ جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)!

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! ایک شعر سنانا چاہتا ہوں کہ:

کعبہ کس منہ سے جاؤ گے صنم
شرم تم کو مگر نہیں آتی

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔ سردار صاحب! میں یہاں پر آپ کو تھوڑا سا correct کر دیتا ہوں کہ رود کوہیوں کے flood کو روکنے کے منصوبے کا تقریباً 90 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور دس فیصد جو بچتا تھا، میں کسی کی side نہیں لے رہا لیکن جو اچھے کام، راجن پور کا جو دیرینہ مطالبہ تھا، within two days آپ کو ان کے جو flood کے چینلز تھے، within two days ان پر کام ہوتا ہوا نظر آئے گا۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! اس میں کرپشن کی گئی ہے کیونکہ (ن) لیگ کے لوگ لکھ پتی سے لکھ پتی ہو گئے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میں نے آپ کی بات سنی تو اب آپ سنیں ناں کہ آپ کی شوگر ملز کے ساتھ اس دفعہ سیلاب کا پانی آگیا تھا۔ مجھے پتا چلا کہ 25 کلو میٹر کا بند جو ہے اس پر آپ کے ایم این اے کام شروع کروا رہے ہیں۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! اس کام میں بڑی کرپشن ہو رہی ہے کیونکہ نیسپاک کے نمائندے اس میں نہیں اس لئے میں چاہتا ہوں اس پر ایک کمیٹی بنائی جائے۔ انہوں نے تو مجھے ڈبونا چاہا تھا لیکن اللہ نے ہمیں بچایا۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: سردار صاحب! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کا نقصان ہوتے ہوتے بچا۔ آپ کا نقصان ہونے جارہا تھا اور آپ جذباتی نہ ہوں۔ میں اس وقت موجود تھا اور آپ کی شوگر ملز کا کافی نقصان ہونا تھا لیکن اللہ نے کرم کیا اور اس دفعہ وہ بند بننا شروع ہو گیا ہے۔ اب تو جتنا بھی بڑا flood آئے گا تو اللہ کے حکم سے انشاء اللہ وہ سارا علاقہ بھی محفوظ ہو گا اور آپ کی شوگر ملز کی طرف جو پانی آیا ہوا تھا جسے آپ خود بچانے کی کوشش کر رہے ہیں تو وہ بھی انشاء اللہ بہتر ہو جائے گا۔ سردار صاحب! صاف پانی کی ٹرائیبل ایریا سے سکیمیں شروع ہو رہی ہیں اور آپ بھی اس میں اپنی سکیمیں دیں گے کیونکہ ایک ارب روپے tribal area کے لئے رکھا گیا ہے جس کا رمضان المبارک کے بعد سروے شروع ہو رہا ہے تو آپ بھی اپنے علاقے سے متعلقہ تجاویز دے دیں جس پر عملدرآمد ہو جائے گا۔

سردار علی رضا خان دریشک: جناب سپیکر! میں اپنی سکیمیں دے دوں؟

جناب قائم مقام سپیکر: نہیں، میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ تجاویز دے دیں کہ کہاں پر آپ صاف پانی دینا چاہتے ہیں تو اس کا سروے بھی کروالیں گے کیونکہ آپ کا بھی ٹرائیبل ایریا کافی سارا بنتا ہے۔ اس حوالے سے آپ مجھے لکھ کر تجاویز دے دیں میں انہیں consider کروا دوں گا۔ جی، ملک ارشد صاحب!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! سردار صاحب اپنی سکیمیں دے دیں؟

جناب قائم مقام سپیکر: میں ان سے کہہ رہا ہوں کہ ان کا حلقہ ٹرائیبل ایریا میں آتا ہے تو وہ اپنی تجاویز دے دیں کیونکہ مجھے پتا ہے کہ راجن پور کے ٹرائیبل ایریا کے لئے ایک ارب روپے کے فنڈز دیئے گئے ہیں۔ میں سردار صاحب سے کہہ رہا ہوں کہ وہ identify schemes کر دیں تو جس طرح یہ کہیں گے انشاء اللہ میں اس پر implement کروا دوں گا کیونکہ ان کا بھی حلقہ ٹرائیبل ایریا میں آتا ہے۔ جی، ملک صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد۔

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

پورے قد سے جو کھڑا ہوں تو یہ تیرا ہے کرم
مجھ کو جھکنے نہیں دیتا ہے تیرا سہارا یا رسول اللہ

جناب سپیکر! میں خادم پنجاب میاں محمد شہباز شریف اور ڈاکٹر عائشہ غوث پاشا کو پنجاب کے 2017-18 کے 1970 ارب روپے کا تاریخی اور انتہائی متوازن بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہ 1970 figures ہے تو اسی لحاظ سے اگر آپ ہمیں سیکنڈ دے دیں تو ہم اس پر اپنی بات کھل کر کر لیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! محترمہ وزیر خزانہ نے اس کے بعد اپنی wind up تقریر بھی کرنی ہے اس لئے آپ مختصر کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! انتہائی متوازن بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ اللہ کا کرم ہے کہ ایجوکیشن کے لئے 345 ارب روپے مختص کئے گئے۔ آج پنجاب میں ایجوکیشن کی صورتحال یہ ہے کہ اللہ کے فضل سے 98 فیصد enrolment ہے۔ حکومت پنجاب نے بھٹہ خشت کے مزدوروں کو بھی ان کے گھروں میں سکول کھول کر دیئے ہیں جو کہ خادم پنجاب کا بہت بڑا کارنامہ ہے۔

جناب سپیکر! صحت کے لئے خطیر رقم رکھی گئی ہے اور جب revamping کا یہ عمل مکمل ہو گا تو انشاء اللہ تعالیٰ صحت کے شعبہ میں ایک انقلاب آئے گا۔ محترمہ وزیر خزانہ کی بجٹ تقریر کے دوران اپوزیشن کی طرف سے سیٹیاں بجائی گئیں جس نے ان کے "پچھنے" اور اپنے اس غیر ذمہ دارانہ ذہن کی عکاسی کی جو ایک غیر ذمہ دار شخص کے کردار سے سامنے آتی ہے۔ بجٹ تقریر کے دوران بجٹ کی کاپیاں پھاڑی گئیں جس میں اللہ اور اس کے رسول کا نام mention تھا تو میں چودھری علی اصغر منڈا کی ساری بات کو second کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے ساتھ، آپ کے ساتھ اور اس ایوان کے ساتھ تو جرم کیا ہی کیا ہے لیکن انہوں نے اپنے ایمان کے ساتھ بھی بڑا جرم کیا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کی انہیں اللہ تعالیٰ ضرور سزا دے گا۔ اس کے لئے وہ بڑا مشہور شعر ہے کہ:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

جناب سپیکر! آنکھوں سے اندھے لوگوں کا علاج تو ہوتا ہے جو آنکھوں سے اندھے ہوں لیکن عقل کے اندھوں کا علاج کہاں ہو گا؟ میں محترمہ وزیر خزانہ کے توسط سے وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف سے یہ گزارش کروں گا کہ پنجاب میں عقل کے اندھوں کے علاج کے لئے کوئی ہسپتال بنایا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر آٹھ دس سال پرانی باتیں کی گئیں، میں چار سال پرانی بات کرنا چاہتا ہوں پیپلز پارٹی کی فیڈرل میں گورنمنٹ تھی مسلم لیگ (ق) collation میں تھی ایک مقدس فریضہ حج جو آپ کے اور ہمارے دین کا فرض ہے، اُس میں حاجیوں کی جیبیں کاٹی گئیں، ان کے ملزمان جیلوں میں رہے، ان کے سیکرٹری جیلوں میں بند رہے، پرائم منسٹر آف پاکستان کا بیٹا اُس حج کرپشن میں ملوث رہا، یہ بات کرتے ہیں، یہ سوال کرتے ہیں، کس منہ سے سوال کرتے ہیں؟ جن کے پاس ایجنڈا نہیں یہ سوالنامہ دیتے ہیں انہیں پتا ہی نہیں یہ بات کیا کرتے ہیں۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: ارشد ملک صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہی مسلم لیگ (ق) جنہوں نے۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے بہت شکریہ۔ جی، جناب اعجاز خان!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ابھی تو بات ہی شروع نہیں ہوئی۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: میں نے آپ سے پہلے کہا تھا۔ جناب اعجاز خان!۔۔۔ موجود نہیں ہیں؟ جی، جناب محمد جہانزیب خان کھچی!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! تھوڑی سی proposals دینی ہیں صرف دو منٹ دے دیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: مجھے پتا ہے آپ تجاویز لکھ کر دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پختہ کھال بنانے اور KPRRP۔۔۔

جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر!۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: جہانزیب خان صاحب! میں ایک منٹ اُن کو دیتا ہوں اُس کے بعد آپ بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جو KPRRP کا پروگرام ہے اسے دیہاتوں میں مزید وسعت دی جائے، پختہ کھال بنانے کے لئے ADP کے فنڈز میں سے منظوری دی جائے، یونیورسٹی آف ساہیوال کو جلد از جلد مکمل کروایا جائے، ADP میں رنگ روڈ ساہیوال کی منظوری دینے پر میں محترمہ وزیر خزانہ کا مشکور ہوں۔ پی آئی سی اور چلڈرن ہسپتال ساہیوال میں بنایا جائے، ٹراما سنٹر کی منظوری دی جائے، آئی ٹی یونیورسٹی کا قیام ساہیوال میں کیا جائے، میونسپل کمیٹی کمیر کو تحصیل کا درجہ دیا

جائے اور نگ آباد Head Guide Park کو مکمل کیا جائے، جن کالجز میں سٹوڈنٹس کی تعداد 1000/- ہزار سے 1500/- تک ہے اُن کے لئے autonomous body بنائی جائے۔

جناب قائم مقام سپیکر: ملک صاحب! بہت شکریہ۔ آپ باقی تجاویز محترمہ وزیر خزانہ کو لکھ کر دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اس بات کے ساتھ اپنی بات کو ختم کروں گا یہ جو اپوزیشن ہے ہم انہیں انشاء اللہ تعالیٰ 2018 میں شکست۔۔۔

جناب قائم مقام سپیکر: اپوزیشن والے بھی ہمارے بھائی ہیں۔ جی، خان صاحب!

جناب خان محمد جہانزیب خان کھچی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے میں محترمہ وزیر خزانہ اور محترم وزیر اعلیٰ پنجاب کو اس بات کی مبارکباد دینا چاہتا ہوں کہ جس طرح گزشتہ پانچ سالوں میں انہوں نے اپوزیشن کو دیوار سے لگانے کی کوشش کی اور ایک نئی تاریخ رقم کی۔ ہمارے اپوزیشن کے علاقوں اور خصوصاً جنوبی پنجاب کو جس طرح نظرانداز کیا گیا ہے میں یہ سمجھتا ہوں قابل مذمت بھی ہے اور انتہائی قابل افسوس بھی وزیر اعلیٰ صرف لاہور کے وزیر اعلیٰ نہیں ہیں وہ پورے پنجاب کے وزیر اعلیٰ ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ پانچ سالوں میں جس طرح جنوبی پنجاب کو نظرانداز کیا گیا ہے انشاء اللہ آئندہ آنے والے انتخابات میں جنوبی پنجاب سے حکومت کو وہ رزلٹ ضرور ملے گا جو انہوں نے اس علاقے کی عوام سے یہ روّیہ روا رکھا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہماری موجودہ حکومت نے جو میگا پراجیکٹ جنوبی پنجاب کے لئے دیئے ہیں جن میں خصوصی طور پر قائداعظم سولر پارک بہاولپور کا ضرور کہنا چاہوں گا جس طرح یہ ناکام منصوبہ اسی طرح ہی ہمارے ملتان کا میٹروبس کا منصوبہ 44 بسوں سے شروع ہوا تھا وہ آج 19 بسوں پر آگیا ہے میں حیران ہوں اُس روٹ کے بنانے والوں سے جنہوں نے airport کو بھی نظرانداز کیا، جنہوں نے ریلوے سٹیشن کو بھی نظرانداز کیا، جنہوں نے ہائی کورٹ کو بھی نظرانداز کیا اور ایک ایسا روٹ بنایا جس پر خالی گاڑیاں ہی گھوم رہی ہیں اگر یہی 40-ارب روپیہ ہمارے جنوبی پنجاب کے علاقوں کی ترقی کے لئے رکھا جاتا ہے تو وہاں ضرور انقلاب آتا۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ یہ گزارش ضرور کرنا چاہوں گا ہمارے علاقے خصوصاً میری تحصیل میلسی کو جس طرح موجودہ حکومت نے گزشتہ پانچ سالوں میں ترقیاتی کاموں سے محروم رکھا ہے ہمارے وہاں پر جتنے بھی اہم منصوبے تھے وہ سارے ابھی تک نامکمل ہیں جس میں خصوصی طور پر

ٹبہ سلطان پور کے دانش سکول کا ضرور ذکر کروں گا کہ وہ پانچ سالوں سے ابھی تک نامکمل ہے اور کرپشن کا ایک قبرستان بنا ہوا ہے ابھی تک گزشتہ پانچ سالوں میں اُس کو مکمل کرنے میں حکومت بُری طرح ناکام رہی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ میرے شہر میلسی کے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو دیکھ لیں، وہاں کی تعلیمی سہولیات کو دیکھ لیں، وہاں پر بنیادی پانی کی سہولیات کو دیکھیں سب چیزیں ناکافی ہیں۔

جناب سپیکر! میں انہی الفاظ کے ساتھ محترمہ وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ جس طرح پنجاب کے دیگر علاقوں میں ترقیاتی کام کروا رہی ہیں ہمارے علاقوں کو بھی ضرور اُس میں شامل کریں۔ اس وقت موجودہ حکومت نے جنوبی پنجاب کے لئے جو میگا پراجیکٹ رکھے ہیں اُس میں میرے علاقے میں ایک میلسی سیفن کا منصوبہ بھی اپ گریڈیشن کے لئے رکھا گیا ہے اس کے لئے میں گزارش کروں گا کہ وہاں کے دریائی علاقوں کو نہری پانی میسر نہیں ہے اُس کے لئے میری گزارش ہوگی کہ وہاں پر ہمارے دریائی علاقے کو سیراب کرنے کے لئے وہاں پر ایک خصوصی نہر کا انتظام کیا جائے۔

جناب سپیکر! انہی الفاظ کے ساتھ میں ایک بار پھر آپ کی اور موجودہ حکومت کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ خدارا جنوبی پنجاب کی طرف اور ہمارے علاقوں کی طرف ضرور توجہ دیں مہربانی۔

جناب قائم مقام سپیکر: بہت شکریہ۔اب میں یہاں پر بتانا چاہتا ہوں کہ ایک بہت لمبی تحویل لسٹ تھی لیکن ٹائم چونکہ مختصر ہے جتنے بھی معزز ممبران رہ گئے ہیں انشاء اللہ تعالیٰ میں اُن کو ضمنی بجٹ پر بحث میں حصہ لینے کا پورا موقع دوں گا اب میں محترمہ وزیر خزانہ کو گزارش کرتا ہوں کہ وہ۔۔۔

کورم کی نشاندہی

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب قائم مقام سپیکر: جی، میں نے آپ لوگوں کو پورا ٹائم دیا ہے میں نے آپ کے آخری سپیکر تک کو پورا ٹائم دیا۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! مجھے موقع نہیں دیا گیا۔

جناب قائم مقام سپیکر: یہ کوئی طریق کار نہیں تھا۔جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔(قطع کلامیاں)

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! ان کو سمجھائیں۔

جناب قائم مقام سپیکر: عباسی صاحب یہ کوئی طریق کار نہیں ہے خواتین سے اس طرح بات کرنے کا۔ جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، کورم پورا نہ ہے لہٰذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب قائم مقام سپیکر: جی، گنتی کی گئی کورم پورا نہ ہے لہٰذا اجلاس 15 منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے وقفہ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(پندرہ منٹ کے وقفہ کے بعد 3 بج کر 25 منٹ پر
جناب قائم مقام سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب قائم مقام سپیکر: گنتی کی جائے۔ تمام معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ منڈا صاحب! آپ بھی اپنی سیٹ پر تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعۃ المبارک مورخہ 9۔جون 2017 صبح 9.00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔ محترمہ وزیر خزانہ اپنی wind up تقریر کریں گی اور سالانہ بجٹ کے مطالبات زر پر ووٹنگ کا آغاز ہوگا۔

INDEX

PAGE NO.

A

ABU HAFS MUHAMMAD GHIYAS-UD-DIN, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 278
ABDUL RAZZAQ DHILLON, CH.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 327
AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-
-2nd June, 2017 3
-5th June, 2017 59
-6th June, 2017 143
-7th June, 2017 181
-8th June, 2017 273
AHMAD SHAH KHAGGA, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 317
AHMED KHAN BHACHER. MR
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 290
AHMED SAEED, QAZI
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 126
AKHTAR ALI, BAO
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 297
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Starred Question No. 7124 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356) 284
-Starred Question No. 7122 asked by Mrs. Raheela Anwar, MPA (W-357) 284
-Starred Questions No. 7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113) 284
ALI ASGHAR MANDA, ADVOCATE, CH. *(Parliamentary Secretary for S & GAD)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 285
ALI RAZA KHAN DRESHAK, SARDAR
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 329
AMJAD ALI JAVAID, MR. *(Parliamentary Secretary for Population Welfare)*
DISCUSSION On-

	PAGE NO.
-Annual Budget 2017-18	191
ASIF MEHMOOD, MR.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget 2017-18	242
AUTHORITIES-	
-Of the House	5
AYESHA GHAUS PASHA, DR. *(Minister for Finance)*	
BILL *(Discussed upon)-*	
-The Punjab Finance Bill, 2017	54
BUDGET-	
-Speech for financial year 2017-18	16-53
SCHEDULES OF BUDGET-	
	53
-PRESENTATION OF SCHEDULE OF ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2017-18	53
-Presentation of Schedule of Supplementary Budget for the year 2016-17	

B

BILL-	
-The Punjab Finance Bill, 2017 *(Introduced in the House)*	54
BUDGET-	
-General discussion on Annual Budget for the year 2017-18	185-270
-Speech for financial year 2017-18	16-53

C

CABINET-	
-Of the Punjab	5

D

DISCUSSION On-	63-139,148-178,
-Annual Budget 2017-18	185-270,277-338

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget 2017-18	259
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-	
-Privilege Motions No. 1 and 12 of 2013, 20 and 31 of 2014, 5, 14, 18, 19 and 20 of 2015, 18,20,32,33,35,38 and 39 of 2016,2,3,4,5,6 of 2017	282
-Starred Question No. 7124 asked by Dr Nausheen Hamid, MPA (W-356)	284
-Starred Question No. 7122 asked by Mrs. Raheela Anwar, MPA (W-357)	284
-Starred Questions No. 7108 and 7109 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA(PP-113)	284

PAGE NO.

-Starred Questions No. 4, 2477, 3254, 6950, 6960, 7995 283
-Unstarred Questions No. 407, 596, 718 and 1245 283

f

FARZANA NAZIR, DR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 292
FOZIA AYUB QURESHI, MRS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 247

G

GULNAZ SHAHZADI , MRS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 318

h

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 248
HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Privilege Motions No. 1 and 12 of 2013, 20 and 31 of 2014, 5, 14, 18, 19 and 20 of 2015, 18,20,32,33,35,38 and 39 of 2016,2,3,4,5,6 of 2017 282

J

JAVED AKHTAR, MR. *(PP-242)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 214
JAVED AKHTAR, MR. *(PP-195)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 267

K

KHADIJA UMAR, MRS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 320
KHAN MUHAMMAD JAHANZAIB KHAN KHICHI, MR.
DISCUSSION On-

PAGE

NO.

-ANNUAL BUDGET 2017-18 336

L

LEADER OF OPPOSITION
-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian
LIAQAT ALI, RANA
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 239
LUBNA REHAN, MRS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 257

M

MADIHA RANA, MRS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 155
MARY GILL, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 295
MASROOR NAWAZ JHANGVI, MAULANA
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 160
MAZHAR ABBAS RAN, MALIK
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 162
MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 65
MINISTER FOR FINANCE
-See under Ayesha Ghaus Pasha, Dr.
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Sana Ullah Khan, Rana
MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 164
MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 169
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 337

	PAGE NO.
8th June, 2017	
MUHAMMAD ARSHAD, RANA *(Special Assistant to C.M)*	
DISCUSSION On-	
-ANNUAL BUDGET 2017-18	148
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget 2017-18	333
MUHAMMAD ASHRAF, CH.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget 2017-18	240
MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget 2017-18	221
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget 2017-18	197
QUORUM-	
-Indication of quorum of the House during sitting held on 6th June, 2017	147
MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget 2017-18	123
MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget 2017-18	223
MUHAMMAD ISLAM ASLAM, MIAN	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget 2017-18	301
MUHAMMAD JAVED IQBAL AWAN, MALIK	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget 2017-18	150
MUHAMMAD NIZAM-UL-MEHMOOD, KHAWAJA	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget 2017-18	188
MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget 2017-18	305
MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget 2017-18	280
MUHAMMAD SHOAIB SIDDIQUI, MR.	
DISCUSSION On-	
-Annual Budget 2017-18	218

PAGE NO.

MUHAMMAD UMAR JAFFAR, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 173
MUHAMMAD WAHEED GULL, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 165
MUHAMMAD WARIS KALLU, MALIK
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 152
MUMTAZ AHMAD MAHARWI, MIAN
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 299
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Starred Questions No. 4, 2477, 3254, 6950, 6960, 7995 283
-Unstarred Questions No. 407, 596, 718 and 1245 283
MUNAWAR HUSSAIN, RANA ALIAS MUNAWAR GHOUS KHAN, RANA
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 135
MURAD RAAS, DR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 322

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-2nd June, 2017 14
-5th June, 2017 62
-6th June, 2017 146
-7th June, 2017 184
-8th June, 2017 276
NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 233
NABIRA INDLEEB, MRS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 200
NAJMA AFZAL KHAN, DR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 288
NAJMA BEGUM, MRS.
DISCUSSION On-

PAGE NO.

-Annual Budget 2017-18 195

NASREEN JAWAID ALIAS NASREEN NAWAZ, MRS.

DISCUSSION On-

-Annual Budget 2017-18 308

NAUSHEEN HAMID, DR.

DISCUSSION On-

-Annual Budget 2017-18 226

NIGHAT SHEIKH, MS.

DISCUSSION On-

-Annual Budget 2017-18 237

NOTIFICATIONS of-

-Acting Speaker 57

-Appointment of time and date for presentation of Annual Budget for the year 2017-18 1

-Appointment of time and date for presentation of Supplementary Budget for the year 2016-17 1

-Summoning of 30th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 2nd June, 2017 1

O

OFFICERS-

-Of the House 11

P

Panel of Chairmen-

-Announcement regarding Panel of Chairmen for 30th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 2nd June, 2017 15

Parliamentary Secretaries- 9

-Of the Punjab

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COOPERATIVE

-See under Shaheen Ashfaq, Ms.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR POPULATION WELFARE

-See under Amjad Ali Javaid, Mr.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR S & GAD

-SEE UNDER ALI ASGHAR MANDA, ADVOCATE, CH.

PAGE NO.

Q

QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-6th June, 2017 147, 173
-8th June, 2017 337

R

RAHEELA ANWAR, MRS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 325

RASHID HAFEEZ, RAJA
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 6th June, 2017 173

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-2nd June, 2017 13
-5th June, 2017 61
-6th June, 2017 145
-7th June, 2017 183
-8th June, 2017 275

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 264
SCHEDULES OF BUDGET-
-PRESENTATION OF SCHEDULE OF ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2017-18 53
-Presentation of Schedule of Supplementary Budget for the year 2016-17 53
SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 185
SHAHEEN ASHFAQ, MS. *(Parliamentary Secretary for Cooperative)*
DISCUSSION On-

PAGE NO.

-Annual Budget 2017-18 231
SHAHZAD MUNSHI, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 229
SHAMEELA ASLAM, MRS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 193
SHEHRYAR MALIK, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 304
SHUNILA RUTH, MS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 311
SHOUKAT AZIZ BHATTI, RAJA
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 118
SUMMONING-
-Notification of summoning of 30th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 2nd June, 2017 1

T

TAIMOOR MASOOD, MALIK
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 268
TAMKEEN AKHTAR NIAZI, MRS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 277
TARIQ MASIH GILL, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 175
TARIQ SUBHANI, CH.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 315

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 250

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED
DISCUSSION On-

PAGE NO.

-ANNUAL BUDGET 2017-18 203

Z

ZEB-UN-NISA AWAN, MRS.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 202
ZULIFQAR ALI KHAN, MR.
DISCUSSION On-
-Annual Budget 2017-18 313
ZULFIQAR GHORI, MR.
DISCUSSION On-
-ANNUAL BUDGET 2017-18 167